کتاب النحو 1

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر کے اصول وقواعد

عملی مشقوں کے ساتھ - آسان انداز میں

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA

کتاب النحو 1

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر کے اصول وقواعد

عملی مشقوں کے ساتھ - آسان انداز میں

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA
emarkaz.org

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

نام کتاب	کتاب النحو-حصہ اول
تالیف	متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
اشاعتِ اول	جمادی الاولیٰ 1445ھ–دسمبر 2023ء
اشاعتِ دوم	شوال المکرم 1447ھ–مارچ 2026ء
ناشر	دار الایمان

ملنے کا پتہ

دار الایمان، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321-6353540

www.emarkaz.org

فہرست

پیش لفظ 9

علم النحو 11

تعریف، مقصد اور فائدہ: 11

موضوع: 11

علم النحو کی ابتداء: 11

ابو الاسود دئلی کا تعارف: 12

چند ابتدائی باتیں 13

حروفِ تہجی: 13

الف اور ہمزہ 13

حرکات: 13

فتحہ، کسرہ، ضمہ: 13

تنوین، سکون، تشدید: 14

قرآنی ذخیرہ الفاظ: 15

ترجمہ قرآن کے حوالے سے بہت ضروری بات 17

لفظ / کلمہ 18

لفظ کی اقسام: 18

مفرد: 18

مرکب: 18

مفرد لفظ کی اقسام 18

اسم 19

اسم کی اقسام: 19

مصدر، مشتق، جامد: 19

فعل 20

فعل کی اقسام: 20

فعل ماضی: 20

فعل مضارع: 21

فعل امر و نہی: 21

حرف 22

حرف کی اقسام: 22

مشق نمبر 1 23

اسم کی حالتیں 26

اسم کی تفصیلات 28

جنس کے اعتبار سے اسم کی اقسام 28

مذکر 28

مؤنث 28

مؤنث کی اقسام 29

مؤنث حقیقی 29

مؤنث قیاسی 30

علاماتِ تانیث 30

تائے تانیث 30

الف مقصورہ 30

الف ممدودہ 30

مؤنث سماعی 31

مشق نمبر2 33

عدد کے اعتبار سے اسم کی اقسام 37

واحد 37

واحد اسم کی تینوں حالتوں کا نقشہ: 37

تثنیہ 37

تثنیہ بنانے کا طریقہ 37

تثنیہ کی تینوں حالتوں کا نقشہ: 38

جمع 39

جمع سالم 39

جمع مذکر سالم: 39

جمع مذکر سالم کی تینوں حالتوں کا نقشہ: 39

جمع مؤنث سالم: 40

جمع مؤنث سالم کی تینوں حالتوں کا نقشہ: 40

جمع مکسر 41

جمع مکسر کی تینوں حالتوں کا نقشہ: 42

مشق نمبر 3 43

وسعت / تعین کے اعتبار سے اسم کی اقسام 47

اسم نکرہ 47

اسم معرفہ 47

اسم معرفہ کی اقسام 48

مشق نمبر 4 51

قمری اور شمسی حروف 54

ہمزہ وصلی اور قطعی 55

اعراب کے لحاظ سے اسم کی اقسام 56

اِعراب 56

مُعرَب 56

اعراب کی علامات 56

1-اعراب بالحرکت 57

2-اعراب بالحرف 57

اعراب کی اقسام 57

بِناء اور مَبنی 58

حرکات اور اعراب میں فرق 58

مشق نمبر 5 60

اسم، فعل اور حرف کی پہچان 62

اسم کی علامات: 62

فعل کی علامات: 63

حرف کی علامات: 63

مرکب 64

مرکب مفید: 64

مرکب غیر مفید: 64

جملے کی اقسام 65
ذات کے لحاظ سے جملے کی اقسام: 65
جملہ اسمیہ: 65
جملہ فعلیہ: 65
مفہوم کے اعتبار سے جملے کی اقسام 68
جملہ خبریہ: 68
جملہ انشائیہ: 68
جملہ انشائیہ کی اقسام 69
مشق نمبر6 72
مبتدا اور خبر 75
جملہ اسمیہ کی پہچان کا طریقہ: 75
ترکیبِ نحوی 76
ترکیب کا طریقہ: 76
جملہ اسمیہ کی ترکیب: 76
جملہ فعلیہ کی ترکیب: 77
ترکیب کے کچھ ٹوٹکے: 77
مشق نمبر7 79

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

قرآن کریم عربی میں نازل ہوا اور حدیث مبارک قرآن کریم کی اولین اور معتبر ترین تشریح و تفسیر ہے۔ قرآن کریم کے معانی و مفاہیم سمجھنے کے لیے جہاں دیگر بہت سے علوم کی ضرورت پیش آتی ہے وہیں عربی زبان اور عربی گرامر اس علمی سمندر میں داخلے کا اولین راستہ ہے۔ احادیث مبارکہ اور فقہ اسلامی کے بے بہا ذخیرہ سے موتی چننے کے لیے بھی عربی زبان میں مہارت ضروری ہے۔ عربی نہ صرف قرآن و حدیث اور اہلِ جنت کی زبان ہے بلکہ اس سے ہمارا درخشندہ ماضی، راہِ عمل متعین کرنے والا حال اور روشن مستقبل بھی وابستہ ہے۔

دنیا کی کسی بھی زبان کے سیکھنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ اہلِ زبان میں رہ کر اسے سیکھا جائے۔ دوسرا طریقہ درسی طریقہ ہے۔ درسی طریقے میں قواعد سیکھ کر اور ذخیرہ الفاظ یاد کر کے اس زبان میں مہارت حاصل کی جاتی ہے۔

ماہرینِ لسانیات کی رائے میں قواعد اور گرامر کے اعتبار سے عربی؛ دنیا کی سب سے منظم، مرتب اور سائنٹفک زبان ہے۔ عربی قواعد دنیا کی تمام زبانوں میں سب سے منظّم اور جامع ہیں۔ قواعد کا تعلق ایک دوسرے سے بڑا عجیب اور مربوط ہے۔ ہر قاعدہ دوسرے سے ملا ہوا ہے، اس لیے میرے عزیز طلبہ و طالبات! کلاس میں غیر حاضری کی گنجائش بھی نہیں۔

سائنسی Scientifically اور منطقی Logically اعتبار سے سب سے زیادہ مرتب ہونے کی وجہ سے عربی گرامر اور زبان بہت ہی آسان ہے۔ اردو اور انگلش کی نسبت عربی میں استثناءات Exceptions بہت کم ہیں۔ یہ غلط فہمی ذہن سے نکال دیں کہ عربی گرامر مشکل ہے۔

الفاظ کسی بھی گفتگو یا تحریر کی بنیاد ہوتے ہیں۔ الفاظ کے مجموعے سے جملے بنتے ہیں اور جملوں سے ہماری بات یا تحریر مکمل ہوتی ہے۔ عربی گرامر کے بنیادی طور پر دو اجزاء ہیں:

1. علم الصرف
2. علم النحو

زیر نظر کتاب میں ہم علم النحو اور اس کی اہم اصطلاحات Terms کے بارے میں پڑھیں گے۔ ان اصطلاحات کی عملی مشقیں اور قرآن کریم سے ان کا اجراء Implementaion بھی کریں گے۔ ان شاء اللہ

ہم نے کوشش کی ہے کہ کتاب النحو اور کتاب الصرف؛ دونوں میں زیادہ سے زیادہ مثالیں اور الفاظ قرآن کریم سے لائے جائیں تاکہ ذخیرہ الفاظ میں اضافے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے ترجمے میں آسانی پیدا ہو جائے۔ اس لحاظ سے اس سلسلے کو "قرآنی گرامر" کا نام دیا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

کتاب کا انداز نہایت سادہ اور عام فہم رکھا گیا ہے تاکہ دنیا بھر کے اردو بولنے والے بھرپور استفادہ کر سکیں۔ یہ کتاب دینی مدارس کے روایتی انداز اور جدید طریقہ ہائے تدریس کا بہترین امتزاج ہے۔ اس کتاب کو ہمارے مرتب کردہ آن لائن کورسز (چار سالہ عالم کورس، دو سالہ علم دین کورس، ایک سالہ ترجمہ و تفسیر کورس) میں کئی سال تک پڑھایا گیا اور الحمد للہ یہ کتاب بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔

اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے طلبہ و طالبات کے لیے نافع بنائیں۔ اللہ کریم اس کاوش کو میرے لیے، تمام اساتذہ، طلبہ، ای مرکز اور مرکز اھل السنۃ والجماعۃ کے جملہ اراکین و معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائیں۔

والسلام

محتاجِ دعا

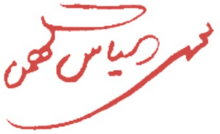

سرپرست: مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

جمعۃ المبارک-23 جمادی الاولیٰ 1445ھ-8 دسمبر 2023ء

علم النحو The Syntex

تعریف:

علم النحو وہ علم ہے جس سے الفاظ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہوتی ہے اور الفاظ کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

مقصد / فائدہ:

علم النحو میں مہارت سے ہم عربی سمجھنے، لکھنے، بولنے اور پڑھنے میں غلطی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ آئیں نیت کریں کہ ہم علم النحو سے دینی علوم سیکھنے میں مدد حاصل کریں گے اور علمائے کرام کی رہنمائی میں قرآن و حدیث کا مفہوم سمجھ کر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

موضوع:

تعریف سے واضح ہے کہ علم النحو کا موضوع لفظ Word اور جملہ Sentence ہے۔ لفظ کو کلمہ اور اور جملے کو کلام بھی کہتے ہیں۔

مثال:

اَلرَّحْمٰنُ (١) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (٢) خَلَقَ الْاِنْسَانَ (٣) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (٤)

یہ سورۃ الرحمن کی پہلی چار آیات ہیں۔ ان آیات مبارکہ میں موجود الفاظ کے آخر میں کس حرکت کی وجہ سے ان الفاظ کی جملے میں کیا حیثیت ہے اور اس حیثیت کی وجہ سے ہر لفظ کا ترجمہ کیا بنتا ہے، اسی طرح کس لفظ پر کون سا اعراب پڑھنا ہے اور کس لفظ کو جملے میں کس جگہ پر رکھنا ہے، یہ ہمیں علم النحو سے معلوم ہو گا۔

ترجمہ: وہ خدائے رحمان ہے جس نے قرآن سکھایا، انسان کو پیدا کیا اور اسے گفتگو کا سلیقہ سکھایا۔

علم النحو کی ابتداء:

دنیا کی ہر زبان وجود میں پہلے آتی ہے اور اس کے قواعد بعد میں مرتب کیے جاتے ہیں۔ یہی معاملہ عربی زبان کا بھی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے علم النحو کی بنیادی باتوں کی نشاندہی فرمائی۔ بعد ازاں حضرت علی

رضی اللہ عنہ کے حکم اور آپ کی دی ہوئی ہدایات کی روشنی میں اَبُو الْاَسْوَدْ دُءَلِیْ رحمہ اللہ نے اس علم کو باقاعدہ مدون کیا اور اس کے قوانین بنائے۔

ابو الاسود دئلی کا تعارف:

ابو الاسود دئلی رحمہ اللہ کی ولادت 16 قبل ہجری میں ہوئی۔ آپ کا نام عثمان بن عمرو اور بعض روایات کے مطابق ظالم بن عمرو تھا۔ بنی کنانہ، مُضَر کے ذیلی قبیلے دُءَل سے تعلق رکھتے تھے۔ دورِ نبوت میں ہی اسلام لے آئے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ اس لیے آپ کا شمار مخضرمین میں ہوتا ہے۔ مخضرمین ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں اسلام تو لے آئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ ابو الاسود رحمہ اللہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مدینہ منورہ حاضری کا موقع ملا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سمیت تقریباً دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں بصرہ شہر میں مختلف مناصب پر فائز رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور بہت قریبی ساتھی تھے۔ علم النحو کو مرتب کیا۔ بہت بڑے شاعر تھے۔ عربی حروفِ تہجی پر نقطے بھی انہوں نے لگائے۔ آپ کی وفات 69 ہجری میں ہوئی۔

- جملوں میں الفاظ کے مقام اور حیثیت کا تعین بھی علم النحو سے ہوتا ہے۔
- علم النحو کا دوسرا نام علم الِاعراب بھی ہے۔

آپ کے لیے خوشخبری

عربی گرامر بہت آسان ہے!

بس تھوڑی سی ہمت، مکمل توجہ اور اللہ تعالیٰ سے خوب مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ چند مہینوں کی محنت سے ہی آپ دیکھیں گے کہ قرآن کریم نے آپ سے باتیں کرنا شروع کر دی ہیں۔ ان شاء اللہ

چند ابتدائی باتیں

حروفِ تہجی:

عربی میں 28 حروفِ تہجی ہیں: ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ك، ل، م، ن، و، ه، ء، ی

بعض کتابوں میں یہ تعداد 29 لکھی ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کچھ لوگ الف اور ہمزہ کو ایک ہی حرف سمجھتے ہیں، اور کچھ لوگ علیحدہ علیحدہ۔

الف اور ہمزہ

جب الف پر زبر، زیر اور پیش میں سے کوئی حرکت آجائے یا اس پر علامتِ سکون ہو تو اسے الف نہیں بلکہ ہمزہ کہا جائے گا۔ ا = الف اَ اِ اُ اْ = ہمزہ

مُسْلِمَانِ - اس میں آخری سے پہلے والا حرف "الف" ہے۔ جبکہ اَعُوْذُ، اِنَّ، اُنْزِلَ اور يَاْمُرُكُمْ میں الف کی شکل میں لکھے ہوئے یہ تینوں حروف "ہمزہ" کہلائیں گے۔

حرکات:

حرکات تین ہیں۔ زبر، زیر، پیش۔ ان کو حرکاتِ ثلاثہ کہا جاتا ہے۔

فتحہ:

فتحہ زبر کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر زبر ہو اسے مفتوح کہیں گے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ - اس میں حروفِ مفتوح یہ ہیں: ا، ر، ن

کسرہ:

کسرہ زیر کو کہتے ہیں۔ جس حرف کے نیچے زیر ہو اسے مکسور کہیں گے۔

مَلِكِ النَّاسِ۔ مکسور حروف: ل، ك، س

ضمہ:

ضمہ پیش کو کہتے ہیں۔ پیش والے حرف کو مضموم کہیں گے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - مضموم حروف: ق، ہ، د

متحرک:

جس حرف پر زبر، زیر، پیش میں سے کوئی بھی حرکت ہو، اسے متحرک کہیں گے۔

تنوین:

دو زبر، دو زیر اور دو پیش میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں۔

- اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
- مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سکون:

کسی حرف پر کوئی بھی حرکت نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں اور ایسے حرف کو ساکن کہیں گے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ - ساکن حروف: ل، و، ل

سکون کی علامت کو عام طور پر جزم بھی کہہ دیتے ہیں۔

تشدید:

ایک ہی حرف کو دوبار؛ ایک مرتبہ سکون اور دوسری مرتبہ حرکت سے پڑھنے کا نام تشدید ہے۔ ایسے حرف کو مشدد کہیں گے۔ تشدید کو عام طور پر صرف "شَد" بھی کہا جاتا ہے۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - مشدد حرف: ر

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا - اے میرے رب! مجھے اور زیادہ علم عطا فرمایئے۔ بتایئے کہ اس دعا میں کون سا حرف مشدد ہے؟ آپ یہ دعا کرتے ہیں نا؟

قرآنی ذخیرہ الفاظ:

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کوئی بھی زبان سیکھنے کے لیے دو چیزیں درکار ہوتی ہیں:

1. الفاظ
2. الفاظ کو جوڑنے کا طریقہ [قواعد]

قرآن کریم میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں، اگر ان کو اصل مادے Root Letters کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ان کی تعداد تقریباً دو ہزار ہے۔ آپ کے لیے خوشخبری یہ ہے کہ ان دو ہزار الفاظ میں سے تقریباً آدھے الفاظ ہم اردو میں بھی استعمال کرتے ہیں اور ان کے معانی سے واقف ہیں۔ ہمیں صرف ایک ہزار کے قریب الفاظ کے معانی یاد کرنے ہیں اور صرف و نحو کے کچھ ضروری قواعد اور گردانیں یاد کرنی ہیں۔ اس سے ان شاء اللہ قرآن کریم کے ترجمے میں بہت آسانی ہو جائے گی۔ ہر سبق کے آخر میں کچھ الفاظ دیے جائیں گے، ان کے معانی یاد کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آسانی فرمائیں۔ پہلے سبق کے طور پر ہم کچھ ایسے الفاظ ذکر کرتے ہیں جو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے آخر والی "تنوین" یا شروع والا "الف لام" ختم کریں تو یہ آپ کو اردو کے الفاظ کی طرح ہی معلوم ہوں گے۔ ملاحظہ فرمائیں:

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
وَلَدٌ	ولد / بیٹا	بَشَرٌ	بشر / انسان	سَبِيْلٌ	راستہ
شَيْءٌ	شے / چیز	عَظِيْمٌ	عظیم / بہت بڑا	اَلرَّبُّ	رب
عَذَابٌ	عذاب	قَوْمٌ	قوم	اَلْمَالُ	مال
قَرِيْبٌ	قریب / نزدیک	بَعِيْدٌ	بعید / دور	عَدُوٌّ	عدو / دشمن
مُلْكٌ	ملک / سلطنت	خَبِيْثٌ	خبیث / گندا	اَلرَّسُوْلُ	رسول
ضُعْفٌ	ضعف / کمزوری	ثَمَرٌ	ثمر / پھل	اَلْكِتَابُ	کتاب

ذِكْرٌ	ذکر / تذکرہ	ضَلَالَةٌ	ضلالت / گمراہی	اَلْآخِرَةُ	آخرت
لِبَاسٌ	لباس / کپڑے	هُدًى	ھدایت	اَلْغَيْبُ	غیب / چھپا ہوا
عَبْدٌ	بندہ / غلام	غَمٌّ	غم / پریشانی	عَمَلٌ	عمل / کام
يَقِيْنًا	یقیناً / پکی بات	تِجَارَةٌ	تجارت	يَوْمٌ	یوم / دن
لَيْلٌ	رات	نَهَارٌ	دن	خَوْفٌ	خوف / ڈر
قِيَامٌ	قیام / کھڑا ہونا	طَعَامٌ	طعام / کھانا	حَمْدٌ	حمد / تعریف

ہوم ورک:

سورۃ الفاتحہ اور قرآن کریم کی آخری دس سورتوں سے ایسے الفاظ لکھ کر لائیں جو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

- اوپر والے ٹیبل سے آپ کو یہ بات خوب سمجھ میں آچکی ہو گی کہ عربی کے بہت سے الفاظ اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان کے شروع سے الف لام یا آخر سے تنوین ختم کریں تو اردو کے الفاظ بن جاتے ہیں۔

- خوب یاد رکھیں کہ ترجمہ کے بغیر بھی قرآن کریم پڑھنے کا بہت زیادہ اجر ہے، ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ البتہ ترجمہ اور مفہوم سمجھ کر قرآن کریم کی آیات پڑھیں تو لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کا اسلوب ایسا دل نشین ہے جو ہر شخص کے دل پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے، اسے ترجمہ آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

ترجمہ قرآن کے حوالے سے بہت ضروری بات

کوئی بھی فن یا علم استاذ کے بغیر صحیح طرح سے سمجھنا اور سیکھنا ممکن نہیں۔ صرف کتابیں پڑھ کر اور ویڈیوز دیکھ کر چیزوں کو ایک خاص حد تک سمجھا تو جا سکتا ہے لیکن غلطی کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اور جب بات قرآن کریم کی ہو تو ظاہر ہے بہت ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم کی آیات دو طرح کی ہیں۔ بعض وہ آیات جن میں وعظ و نصیحت کی باتیں، اللہ تعالی کا خوف، فکر آخرت، جنت جہنم کا تذکرہ، انبیائے کرام علیہم السلام کے قصے اور گزشتہ امتوں کے سبق آموز واقعات وغیرہ ہوتے ہیں۔ ایسی آیات کو عربی زبان میں ہلکی پھلکی مہارت رکھنے والا کوئی بھی شخص تھوڑے سے غور و فکر اور تدبر سے سمجھ سکتا ہے اور ان سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالی نے یوں بیان فرمایا ہے:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ بے شک ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے بہت آسان کر دیا ہے، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

اور بعض آیات ایسی ہیں جن میں عقائد، حلال و حرام کا تذکرہ، عبادات کے مسائل، شریعت کے احکام اور قوانین وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔ ایسی آیات کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے اسلامی علوم میں بڑی مہارت اور بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، ناسخ منسوخ، فصاحت و بلاغت وغیرہ جیسے علوم میں مہارت کے بعد ہی کوئی شخص احکام والی ان آیات کو پوری طرح سمجھ اور سمجھا سکتا ہے۔ اس لیے عربی کے تھوڑے بہت قواعد سمجھنے اور الفاظ معانی یاد کرنے کے بعد خود کو مفسر قرآن سمجھنے کی غلطی کبھی نہ کریں۔ کسی آیت کے ترجمہ اور مفہوم میں جب بھی کوئی الجھن پیش آئے، فوراً اپنے استاذ صاحب یا کسی معتبر عالم دین سے رابطہ کریں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے سورہ بقرہ کی تعلیم حاصل کرنے میں بارہ سال کا عرصہ لگایا۔ پھر جب سورہ بقرہ کی تعلیم مکمل کر لی تو اس خوشی میں ایک جوان اونٹ ذبح کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی نے سورہ بقرہ کے معانی اور مفہوم سمجھنے میں آٹھ سال کا وقت صرف کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا معمول تھا کہ وہ قرآن کریم کی دس دس آیات سیکھتے اور جب تک ان کے اندر مذکور احکام اور مسائل کو اچھی طرح سمجھ نہ لیتے تب تک آگے نہ بڑھتے تھے۔ ہم بھی صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ ان شاء اللہ

لفظ / کلمہ Word

ہمارے منہ سے جو بھی بامعنیٰ آواز نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔ لفظ کا ایک اور نام کلمہ بھی ہے۔

لفظ کی اقسام:

دیگر زبانوں میں دو طرح کے الفاظ ہوتے ہیں: بامعنی اور بے معنی۔ بامعنی کو لفظ یا کلمہ کہتے ہیں اور بے معنی الفاظ کو مہمل۔ عربی زبان میں مہمل الفاظ نہیں ہوتے۔ عربی میں بامعنی الفاظ کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب

مفرد:

اکیلے لفظ کو مفرد کہتے ہیں۔ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً: قَلَمٌ ، جَاءَ ، فِيْ

مرکب:

جو دو یا دو سے زیادہ مفردات سے مل کر بنا ہو۔ مثلاً: بِسْمِ اللّٰهِ ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

مفرد لفظ کی اقسام Parts of Speech

انگلش گرامر میں آپ نے آٹھ پارٹس آف سپیچ پڑھے ہوں گے، عربی میں ان کو تین اقسام میں منحصر کر دیا گیا ہے۔

عربی گرامر میں کلمہ کی تین اقسام ہیں:

اسم فعل حرف

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
اَلْحِكْمَةُ	دانائی	اَلْمَلٰئِكَةُ	فرشتے	حِجَارَةٌ	پتھر
اَلرُّشْدُ	ہدایت	اَلْكِبَرُ	بڑھاپا	مَاءٌ	پانی
نَارٌ	آگ	اُنْثٰى	مادہ	اَلنِّصْفُ	آدھا
اَلْبِرُّ	نیکی	اَلدَّارُ	گھر	نَصْرٌ	مدد

اسم Noun

لغت میں اسم نام کو کہتے ہیں۔ گرامر کی رُو سے وہ کلمہ جو اپنے معنی کے اعتبار سے مستقل حیثیت رکھتا ہو یعنی اپنا معنی خود بتائے اور اس کے معنی میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، اسم کہلاتا ہے۔ آسان الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ کسی آدمی، جگہ اور چیز کے نام یا صفت کو اسم کہتے ہیں۔

مثالیں:	رَبٌّ	رَسُوْلٌ	يَثْرَبُ	بَابٌ	شَمْسٌ	مَكَّةُ	بَقَرَةٌ
	رب	رسول	یثرب	دروازہ	سورج	مکہ	گائے

اسم کی اقسام:

اسم کی بنیادی طور پر تین اقسام ہیں: مصدر مشتق جامد

مصدر:

وہ اسم ہے جو خود کسی دوسرے لفظ سے نہیں بنتا لیکن اس سے دوسرے اسم اور فعل بنائے جاتے ہیں۔

مثال: نَصْرٌ [مدد کرنا] اسم مصدر ہے۔ اس سے نَاصِرٌ [مدد کرنے والا] اسم اور نَصَرَ [اس نے مدد کی] فعل بنائے گئے ہیں۔

مشتق:

وہ اسم ہے جو مصدر سے بنتا ہے۔

مثالیں: فَاتِحٌ، مَفْتُوْحٌ یہ دونوں اسماء اسم مصدر فَتْحٌ سے مشتق ہیں۔

جامد:

وہ اسم جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ اس سے دوسرے اسماء بنتے ہوں۔

مثالیں:	فَرَسٌ	اِبِلٌ	لَاهَوْرُ
	گھوڑا	اونٹ	لاہور

فعل Verb

فعل کام کو کہتے ہیں۔ وہ کلمہ جو اپنا معنی بتانے میں مستقل حیثیت رکھتا ہو اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ فعل = کام + زمانہ

مثالیں:

نَعْبُدُ	خَلَقَ	قُلْ
ہم عبادت کرتے ہیں	اس نے پیدا کیا	کہو

فعل کی اقسام:

فعل کی تین اقسام ہیں:

- فعل ماضی
- فعل مضارع
- فعل امر و نہی

فعل ماضی:

وہ فعل جو گذرے ہوئے زمانے کے بارے میں بتائے۔

اَكَلَ	نَصَرَ	ضَاقَتْ
اس نے کھایا	اس نے مدد کی	وہ تنگ ہوئی

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
اَلْبَرْقُ	بجلی	اَلْاَرْضُ	زمین	جَنَّةٌ	باغ
اَلْبَيْعُ	خرید و فروخت	اَلْمَصِيْرُ	ٹھکانہ	اَلْمِهَادُ	ٹھکانہ
اَلذَّكَرُ	نر	اَلْفٰسِقُوْنَ	گناہگار / فاسق	اَلطَّاغُوْتُ	شیطان / باطل

فعل مضارع:

وہ فعل جو موجودہ یا آئندہ زمانے کو بیان کرے۔

يَأْكُلُ	تَعْلَمُوْنَ	يَتَسَآءَلُوْنَ
وہ کھاتا ہے / کھائے گا	تم جانتے ہو / جانو گے	وہ باہم سوال کرتے ہیں / کریں گے

فعل امر و نہی:

فعل امر:

وہ فعل جس میں آنے والے زمانے میں کسی کام کا مطالبہ کیا جائے۔

اِقْرَأْ پڑھ اِصْبِرْ صبر کر

فعل نہی:

وہ فعل جس میں کسی کام سے روکا جائے۔ مثلاً:

لَا تَجْعَلْ — مت بنا لَا تَسْمَعُوْا — مت سنو

- عربی گرامر کی رو سے فعل نہی؛ فعل امر میں شمار ہوتا ہے۔
- اسمِ مشتق کی طرح فعل بھی اسم مصدر سے مشتق ہوتا ہے۔
- عربی میں زمانہ حال اور مستقبل دونوں کے لیے ایک ہی فعل؛ یعنی فعل مضارع استعمال ہوتا ہے۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
فَعَلَ	اس نے کیا	خَلَقَ	اس نے پیدا کیا	لَا تُشْرِكْ	شرک نہ کرنا
جَعَلَ	اس نے بنایا	يَجْمَعُ	وہ جمع کرے گا	لَا تَقْرَبَا	قریب مت جانا
يَفْرَحُ	وہ خوش ہوتا ہے	يَفْتَحُ	وہ کھولے گا	اُقْتُلُوْا	تم قتل کرو

حرف

وہ کلمہ جو اپنا معنی بتانے میں دوسرے کلمات کا محتاج ہو اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔ آسان الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ حرف کا مکمل معنی جملہ میں آئے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا۔

ب	مِنْ	اِلٰی	عَلٰی	فِیْ	اِنَّ	فَ	وَ
ساتھ	سے	تک	پر	میں	بیشک	پس	اور

حرف کی اقسام:

حروف کی دو اقسام ہیں: حروفِ عاملہ اور حروفِ غیر عاملہ۔

حروفِ عاملہ: وہ حروف جو اپنے سے بعد والے اسم یا فعل کے اعراب میں کوئی تبدیلی لاتے ہیں۔ جیسے: بِاللّٰہِ۔ اِنَّ اللّٰہَ۔ اِلَی اللّٰہِ۔ لَمْ یَجْعَلْ۔ لَنْ نَّجْعَلَ

حروفِ غیر عاملہ: وہ حروف جو اپنے سے بعد والے اسم یا فعل کے اعراب میں کوئی تبدیلی نہیں لاتے۔ جیسے: فَاللّٰہُ۔ وَاللّٰہُ۔ فَیَجْعَلُ

ان کی تفصیلات ان شاء اللہ آگے آ رہی ہیں۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
لِلّٰہِ	اللہ تعالیٰ کے لیے	بِالْحَادٍ	الحاد کے ساتھ	ذُوْ فَضْلٍ	فضل والا
عَنِ الرُّوْحِ	روح کے متعلق	فِیْ قَرْیَةٍ	بستی میں	کَالْاُنْثٰی	مؤنث کی طرح
مِنَ الظُّلُمٰتِ	اندھیروں سے	اِلَی النُّوْرِ	روشنی کی طرف	عَلَی الْوَارِثِ	وارث پر
لِلْمَلٰٓئِکَةِ	فرشتوں سے	بِالْغَیْبِ	غیب پر	عَلٰی قُلُوْبِھِمْ	ان کے دلوں پر
وَاللّٰہُ	اور اللہ تعالیٰ	وَاِنْ	اور اگر	وَالْحِجَارَةُ	اور پتھر

مشق نمبر 1

مختصر جواب دیں:

1. علم النحو کی تعریف لکھیں۔
2. علم النحو کو پڑھنے کا فائدہ کیا ہے؟
3. علم النحو کے باقاعدہ قوانین کس نے بنائے؟
4. تنوین کسے کہتے ہیں؟
5. کلمہ کسے کہتے ہیں؟
6. عربی گرامر میں کلمے کی کتنی قسمیں ہیں؟ نام لکھیں۔
7. فعل کسے کہتے ہیں؟
8. حرف کی تعریف لکھیں۔
9. حروف کی کتنی قسمیں ہیں؟
10. تشدید کسے کہتے ہیں؟

مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کریں:

1. علم النحو کا موضوع.............اور.............ہے۔
2. پیش والے حرف کو.............کہیں گے۔
3. کسرہ.............کو کہتے ہیں۔
4. حرکات کی تعداد.............ہے۔
5. عربی میں لفظ کا معنی ہے:.............۔
6. لفظ کا دوسرا نام.............ہے۔

7. بے معنی لفظ کو.............کہتے ہیں۔
8. وہ فعل جو موجودہ یا آنے والے زمانے کو بتائے فعل.............کہلاتا ہے۔
9. وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانے کے بارے میں بتائے فعل.............کہلاتا ہے۔
10. جس حرف پر کوئی بھی حرکت موجود ہو اسے.............کہتے ہیں۔

درست جواب کی نشاندہی کریں:

1. وہ فعل جس میں آنے والے زمانے میں کسی کام کا مطالبہ کیا جائے:

فعل ماضی　　فعل مضارع　　فعل امر

2. فعل کی قسمیں ہیں:

2　　3　　7

3. کسی آدمی، جگہ، چیز کے نام یا صفت کو کہتے ہیں:

اسم　　فعل　　حرف

4. وہ اسم جو مصدر سے بنتا ہے:

جامد　　مصدر　　مشتق

5. اسم کی بنیادی طور پر قسمیں ہیں:

3　　2　　5

6. وہ اسم جو خود کسی دوسرے لفظ سے نہیں بنتا لیکن اس سے دوسرے اسم اور فعل بنائے جاتے ہیں:

جامد　　مصدر　　مشتق

7. وہ اسم جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ ہی اس سے دوسرے اسماء بنتے ہیں:

جامد　　مصدر　　مشتق

8. جو دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بنا ہو:

مفرد　　مرکب　　جامد

9. کسی حرف پر کوئی بھی حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں:

سکون　　　متحرک　　　تشدید

10. فتحہ کہتے ہیں:

زبر کو　　　زیر کو　　　پیش کو

11. ضمہ کہتے ہیں:

زبر کو　　　زیر کو　　　پیش کو

12. کسرہ کہتے ہیں:

زبر کو　　　زیر کو　　　پیش کو

ترجمہ کی مدد سے درج ذیل الفاظ میں سے اسم، فعل اور حرف کی نشاندہی کریں:

عَنْ	سے	اَلنُّوْرَ	روشنی	اُقْتُلُوْا	تم قتل کرو
اَشْهَدُ	میں گواہی دیتا ہوں	جَعَلَ	اس نے بنایا	قَرْيَةٍ	بستی
خَلَقَ	اس نے پیدا کیا	اَلظُّلُمَاتُ	اندھیرے	فِيْ	میں
نَصَرَ	اس نے مدد کی	يَفْتَحُ	وہ کھولے گا	لَا تُشْرِكْ	شرک مت کرو
مُبَشِّرٌ	بشارت دینے والا	اِلٰى	تک	مِنْ	سے
يَجْمَعُ	وہ جمع کرے گا	مَكَّةُ	مکہ	عَلٰى	پر
فَضْلٍ	فضل	اَكَلَ	اس نے کھانا	وَ	اور
قُلْ	تم کہو	رَبٌّ	پروردگار	قَالَ	اس نے کہا

سورۃ الفاتحہ اور آخری دس سورتوں میں سے اسم، فعل اور حروف لکھ کر لائیں۔ جن جن الفاظ کے معنٰی آتے ہوں ان کا ترجمہ بھی ساتھ لکھیں۔

اسم کی حالتیں

گفتگو یا تحریر میں جب کوئی اسم استعمال ہو گا تو وہ فاعل ہو گا یا مفعول یا کسی اور اسم یا فعل سے اس کی نسبت یا تعلق [جسے اضافت کہتے ہیں] ہو گا۔ اس لحاظ سے ہر اسم کی درج ذیل تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو گی:

فاعلی حالت مفعولی حالت اضافی حالت [نسبت والی حالت]

ان حالتوں کو پہچاننے کی کچھ علامات ہیں۔ مثلاً ایک جملہ ہے: ماں نے بچوں کو ہاتھ سے کھانا کھلایا۔

اس جملے میں "ماں" فاعلی حالت میں ہے جس کی علامت "نے" ہے۔ "بچوں" مفعولی حالت میں ہے جس کی علامت "کو" ہے اور "ہاتھ" حالتِ اضافی میں ہے جس کی علامت "سے" ہے۔ یہ تو اردو میں استعمال ہونے والی علامات ہیں، عربی میں استعمال ہونے والی علامات ایک ایک کرکے ہم پڑھیں گے ان شاء اللہ۔ عربی میں ان تینوں حالتوں کے مخصوص نام ہیں:

زبان	حالتوں کے نام		
اردو	حالتِ فاعلی	حالتِ مفعولی	حالتِ اضافی
انگلش	Nominative Case	Objective Case	Possessive Case
عربی	رفع	نصب	جر

حالتِ اضافی کو حالتِ جری بھی کہتے ہیں۔ اردو میں "نے، کو، سے" وغیرہ سے فاعل، مفعول اور مضاف، مضاف الیہ کا پتہ چلتا ہے۔ عربی میں اسم کے آخری حرف کے اعراب یا حالت سے اسم کی حیثیت معلوم ہوتی ہے۔

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
مُعَلِّمٌ	مُعَلِّمًا	مُعَلِّمٍ
اَلْمُعَلِّمُ	اَلْمُعَلِّمَ	اَلْمُعَلِّمِ
مُعَلِّمَةٌ	مُعَلِّمَةً	مُعَلِّمَةٍ
اَلْمُعَلِّمَةُ	اَلْمُعَلِّمَةَ	اَلْمُعَلِّمَةِ

اس نقشے میں آپ نے دیکھا کہ عربی میں اسم کی تینوں حالتیں کس طرح آتی ہیں۔ اب درج ذیل تین آیات کو غور سے دیکھیں:

خَتَمَ اللّٰهُ- اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ- وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ- ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

ان تینوں آیات میں لفظ اللہ [جل جلالہ] استعمال ہوا ہے لیکن تینوں کے آخر میں الگ الگ اعراب کی وجہ سے الگ الگ حرکات ہیں۔ پہلی مثال میں لفظ اللہ فاعل بن رہا ہے اس لیے اس پر پیش ہے، دوسری مثال میں لفظ اللہ مفعول بن رہا ہے اس لیے اس پر زبر ہے اور تیسری مثال میں لفظ اللہ سے پہلے حرفِ جر "ب" لگا ہوا ہے اس لیے اس کے نیچے زیر ہے۔ حرکات مختلف کیوں آتی ہیں اور ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کس لفظ کے آخری حرف پر کون سی حرکت پڑھنی ہے اور کس حرف کی کس حرکت کی وجہ سے جملے میں اس کی حیثیت کیا ہے اور اس حیثیت کے اعتبار سے معنی میں کیا فرق پڑتا ہے؛ اسی کا نام علم النحو ہے اور آنے والے اسباق میں ہم اعراب کی وجوہات ہی پڑھنے والے ہیں۔ عربی زبان اور تحریر کی یہ عجیب خاصیت ہے کہ جملے میں استعمال ہونے والے ہر اسم کی حالت بتانے کے لیے جملے میں مختلف علامات اور نشانیاں ہوتی ہیں۔ ان نشانیوں سے بڑی آسانی سے پتہ چل جاتا ہے کہ کس لفظ پر کون سی حرکت پڑھنی ہے۔ یہ بڑی مزے دار ذہنی مشق ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ قواعد کی پریکٹس کرنے کے بعد ہم [قواعد کو ذہن میں لائے بغیر] خود بخود الفاظ کو نہ صرف صحیح اعراب کے ساتھ پڑھنے لگتے ہیں بلکہ ان الفاظ سے بنے ہوئے جملوں کا مفہوم بھی ہمارے ذہن میں خود بخود آجاتا ہے۔

اس سبق میں ہم نے یہ دیکھا کہ جس اسم کے آخر میں ایک یا دو پیش ہوں وہ حالتِ رفعی میں ہوتا ہے، ایک یا دو زبر والا اسم حالتِ نصبی میں اور ایک یا دو زیر والا اسم حالتِ جری یا حالتِ اضافی میں ہوتا ہے۔ یہ حالتیں مخصوص وجوہات کی بنا پر وجود میں آتی ہیں۔ نحو میں ہم ایسے قواعد کو سیکھتے ہیں جو ان حالتوں کی پہچان بتاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ جس اسم کے شروع میں الف لام ہو اس کے آخر میں تنوین (دو زبر، دو زیر، دو پیش) نہیں آتی۔

اسم کی تفصیلات

اسم کی تفصیلات میں جانے کے لیے ہم اسم کی چار اعتبار سے تقسیم کر سکتے ہیں:

جنس عدد وسعت یا تعیین اعراب

جنس Gender کے اعتبار سے اسم کی اقسام

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو اقسام ہیں: مذکر اور مؤنث

مذکر Masculine

ویسے تو نَر کو مذکر کہتے ہیں لیکن عربی گرامر کی رو سے وہ اسم جو کسی مذکر کا نام ہو یا اس میں کوئی علامتِ تانیث نہ پائی جائے، اسے مذکر کہتے ہیں۔ مثلاً: زَیْدٌ، اَحْمَدُ، رَجُلٌ، مَاءٌ

مؤنث Feminine

مؤنث؛ مادہ کو کہتے ہیں۔ گرامر کی رو سے وہ اسم جو کسی مؤنث کا نام ہو یا اس میں علامتِ تانیث موجود ہو، اسے مؤنث کہتے ہیں۔ مثلاً: فَاطِمَةُ، زَیْنَبُ، آیَةٌ، اِمْرَاَةٌ، جَنَّةٌ

عربی میں بعض اسم ایسے ہوتے ہیں جن پر تنوین اور زیر نہیں آتی، انہیں غیر منصرف کہتے ہیں۔ غیر منصرف کی تفصیل اور قواعد ہم بعد میں پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
جَاعِلٌ	بنانے والا	رَجُلٌ	آدمی	اَلسُّفَهَاءُ	بے وقوف
غَفُوْرٌ	بخشنے والا	مُهَاجِرٌ	مہاجر	دَیْنٌ	قرضہ
عَمَلًا	عمل / کام	صَالِحًا	نیک	مَدِیْنَةٌ	شہر
سَكَنًا	سکون کی چیز	حَسَنًا	اچھا	دِیْنٌ	دین

مؤنث کی اقسام

مؤنث کی تین اقسام ہیں:

حقیقی قیاسی سماعی

مؤنث حقیقی Real Faminine

جس لفظ میں جوڑے -(Pair نر و مادہ) کا تصور موجود ہو، اس کے نر کو مذکر حقیقی اور مادہ کو مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔ مؤنث و مذکر حقیقی میں علامتِ تانیث کا اعتبار نہیں ہوتا۔

مثالیں:

اُمٌّ اَبٌ اُخْتٌ اَخٌ

ماں باپ بہن بھائی

الفاظ معانی مذکر مؤنث حقیقی

مذکر		مؤنث	
عربی	اردو	عربی	اردو
اَبٌ	باپ	اُمٌّ	ماں
اَخٌ	بھائی	اُخْتٌ	بہن
زَيْدٌ	مرد کا نام	فَاطِمَةُ	عورت کا نام
طَلْحَةُ	مرد کا نام	زَيْنَبُ	عورت کا نام

ہر مسلمان کو صحیح العقیدہ علمائے کرام سے
قرآن کریم کا ترجمہ لازماً سیکھنا چاہیے۔

مؤنث قیاسی Formal Feminine

وہ اسم جس کے آخر میں علامتِ تانیث ہو، اسے مؤنث قیاسی کہتے ہیں۔ مثلاً:

سَاعَةٌ گھڑی حَمْرَاءُ سرخ رنگ والی صُغْریٰ چھوٹی

علاماتِ تانیث

تین علامتیں ایسی ہیں جو مؤنث کو مذکر سے جدا کرتی ہیں۔ اگر کسی اسم میں ان تینوں علامتوں میں سے کوئی ایک علامت ہو تو لفظ مؤنث ہو گا، ورنہ مذکر۔

تائے تانیث

پہلی اور بنیادی علامت وہ گول ۃ ہے جو کسی اسم کے آخر میں ہوتی ہے۔ مثلاً: قَارِئَةٌ، مُعَلِّمَةٌ

الف مقصورہ

قصر کا معنی ہوتا ہے کم کرنا۔ الف مقصورہ وہ الف ہے جو اسم کے آخر میں ہو اور جس کو بولتے وقت کھینچا نہ جائے۔ یہ الف؛ "کھڑی زبر اور یا" کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً: سَلْمٰی، لَیْلٰی

الف ممدودہ

مد کا مطلب ہے کھینچنا۔ الف ممدودہ سے مراد وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو اور اسے لمبا کر کے پڑھا جائے۔ مثلاً: حَمْرَآءُ۔

یاد رکھیں! الف ممدودہ والی مؤنث پر تنوین نہیں آتی۔

الفاظ معانی مذکر مؤنث قیاسی [گول ۃ والے]

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
مُؤْمِنٌ	مومن مرد	مُؤْمِنَةٌ	مومن عورت	طَیِّبٌ	پاک مرد	طَیِّبَةٌ	پاک عورت
صِدِّیْقٌ	بہت سچا	صِدِّیْقَةٌ	بہت سچی	مَجْنُوْنٌ	پاگل مرد	مَجْنُوْنَةٌ	پاگل عورت

الفاظ معانی مذکر مؤنث قیاسی [الف مقصورہ والے]

نوٹ: جو مذکر اسم اَفْعَلُ کے وزن پر ہو؛ اس کی مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتی ہے۔

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
اَکْبَرُ	بڑا	کُبْرٰی	بڑی	اَسْفَلُ	نیچا	سُفْلٰی	نیچی
اَحْسَنُ	اچھا	حُسْنٰی	اچھی	اَقْرَبُ	قریب [مذکر]	قُرْبٰی	قریب [مؤنث]
اَعْظَمُ	عظیم [مذکر]	عُظْمٰی	عظیم [مؤنث]	اَصْغَرُ	چھوٹا	صُغْرٰی	چھوٹی

الفاظ معانی مذکر مؤنث قیاسی [الف ممدودہ والے]

یاد رکھیں! رنگوں کے مؤنث نام اس شکل میں آتے ہیں۔

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
اَصْفَرُ	زرد	صَفْرَاءُ	زرد	اَبْیَضُ	سفید	بَیْضَاءُ	سفید
اَحْمَرُ	سرخ	حَمْرَاءُ	سرخ	اَسْوَدُ	سیاہ	سَوْدَاءُ	سیاہ

مؤنث سماعی Exceptional Feminine

وہ اسم جس کے آخر میں کوئی علامتِ تانیث نہیں ہوتی لیکن عرب اسے بطورِ مؤنث استعمال کرتے ہوں تو اسے مؤنث سماعی کہا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَرْضٌ - زمین　　حَرْبٌ - جنگ

مؤنث سماعی بہت تھوڑے سے ہیں، ان کی پہچان کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، ان کی پہچان کثرتِ مطالعہ اور یاد کرنے سے ہوتی ہے۔ البتہ غور و فکر کے بعد علمائے کرام نے درج ذیل باتوں کی نشاندہی فرمائی ہے:

کیا آپ کو معلوم ہے؟

- ملکوں، شہروں اور قبیلوں کے نام مؤنث سماعی ہیں۔
- ہواؤں کے نام مؤنث سماعی ہیں۔
- جہنم کے نام مؤنث سماعی ہیں۔
- جسمانی اعضاء میں سے دو دو اعضاء مؤنث سماعی ہیں۔

الفاظ معانی مؤنث سماعی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
اَرْضٌ	زمین	سَمَاءٌ	آسمان	شَمْسٌ	سورج
نَفْسٌ	جان	نَارٌ	آگ	كَاْسٌ	پیالہ
رِيْحٌ	ہوا	حَرْبٌ	جنگ	فَرْشٌ	بچھونا
جَهَنَّمُ	دوزخ	سَقَرُ	دوزخ	بِئْرٌ	کنواں
اُذُنٌ	کان	عَيْنٌ	آنکھ	جَحِيْمٌ	دوزخ
خَدٌّ	گال	اِصْبَعٌ	انگلی	سِنٌّ	دانت
عَضُدٌ	بازو	قَدَمٌ	قدم	فَخِذٌ	پنڈلی
رِجْلٌ	پاؤں	عَقِبٌ	ایڑی	كَفٌّ	ہتھیلی
كَبِدٌ	جگر	يَدٌ	ہاتھ	سُوْقٌ	بازار

اگر کسی لفظ کے آخر میں دو زبریں ہوں تو ایک اضافی الف لکھنے میں آتا ہے، پڑھنے میں نہیں۔ یہ عربی رسم الخط کی خصوصیت ہے۔ لیکن اگر آخری حرف گول ۃ ہو تو الف نہیں آتا۔ مُعَلِّمًا - مُعَلِّمَةً — سَاجِدًا — سَاجِدَةً — اسی طرح اگر آخری حرف ہمزہ ہو اور اس سے پہلے الف ہو تو بھی دو زبر کے ساتھ الف لکھنے میں نہیں آتا۔ سَمَاءً - رِدَاءً

مشق نمبر 2

مختصر جواب دیں:

1. اسم کی کتنی حالتیں ہیں؟
2. جنس کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟
3. مذکر کی تعریف لکھیں۔
4. مؤنث کسے کہتے ہیں؟
5. علاماتِ تانیث کتنی ہیں اور کون کون سی؟
6. عربی گرامر کے اعتبار سے مؤنث قیاسی کی تعریف لکھیں۔
7. مؤنث سماعی کسے کہتے ہیں؟

خالی جگہ پر کریں:

1. ملکوں، شہروں اور قبیلوں کے نام.............ہیں۔
2. جہنم کے نام.............ہیں۔
3. جس لفظ میں جوڑے کا تصور ہو اس کی مادہ کو.............کہتے ہیں۔
4. حالت اضافی کو.............بھی کہتے ہیں۔
5. اسم کے آخری لفظ کے اعراب سے.............میں اس کی حیثیت معلوم ہوتی ہے۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1. الف ممدودہ والی مؤنث پر نہیں آتی:

پیش تنوین زبر

2. وہ گول تا جو کسی مؤنث اسم کے آخر میں ہوتی ہے، اسے کہتے ہیں:

تائے ساکنہ تائے متحرکہ تائے تانیث

3. قصر کا معنٰی ہوتا ہے:

کھینچنا کھولنا کم کرنا

4. مد کا مطلب ہے:

کھینچنا کھولنا کم کرنا

5. وہ الف جس کے بعد ہمزہ ہو کہلاتا ہے:

الف ممدودہ الف مقصورہ ہمزہ

6. وہ الف جو کسی اسم کے آخر میں ہو اور جس کو بولتے وقت کھینچا نہ جائے، کہلاتا ہے:

الف ممدودہ الف مقصورہ ہمزہ

7. ہواؤں کے نام ہیں:

مؤنث سماعی مؤنث قیاسی مؤنث حقیقی

8. جسمانی اعضا میں سے دو دو اعضاء ہیں:

مؤنث سماعی مؤنث قیاسی مذکر قیاسی

9. زَیْدٍ کی اعرابی حالت ہے:

حالت رفعی حالت نصبی حالت جری

10. مُعَلِّمًا کی اعرابی حالت ہے:

حالت رفعی حالت نصبی حالت جری

11. کِتَابٌ کی اعرابی حالت ہے:

حالت رفعی حالت نصبی حالت جری

- اسم کی پکی علامت یہ ہے کہ اس کے شروع میں الف لام یا آخر میں تنوین لگی ہو گی۔
- یہ سبق مکمل کرنے کے بعد آپ میں اتنی صلاحیت ہونی چاہیے کہ آپ تلاوت کرتے ہوئے مذکر اور مؤنث اسماء کی پہچان کر سکیں اور یہ بھی بتا سکیں کہ یہ لفظ مؤنث کی کون قسم ہے۔

ترجمے اور حرکات [زبر، زیر، پیش] کی مدد سے درج ذیل آیات کے خط کشیدہ اسماء میں سے حالتِ رفعی، حالتِ نصبی اور حالتِ جری والے اسماء الگ الگ کریں:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ	آپ ہمیں سیدھا راستہ دکھائیں۔
عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ	ایک بڑی خبر کے بارے میں [پوچھ رہے ہیں]۔
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا	کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا!
وَ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا	اور ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا ہے۔
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ	صور میں پھونکا جائے گا۔
يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ	جبرائیل امین اور فرشتے کھڑے ہوں گے۔
مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ	جسے خدائے رحمٰن اجازت دے۔
يَنْظُرُ الْمَرْءُ	انسان دیکھ لے گا۔
قَالَ اللّٰهُ	اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ	وہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔
شَقَقْنَا الْاَرْضَ	ہم نے زمین کو پھاڑا۔
يَفِرُّ الْمَرْءُ	آدمی بھاگے گا۔
جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ	اللہ تعالیٰ کی مدد آگئی۔
رَاَيْتَ النَّاسَ	آپ نے لوگوں کو دیکھا۔
مِنَ الْجِنَّةِ	جنات میں سے۔
مِنْ شَرِّ	شر سے۔
جَآءَ رَجُلٌ	ایک آدمی آیا۔

درج ذیل قرآنی الفاظ میں سے مذکر، مؤنث الگ کریں۔ مؤنث کے بارے میں یہ بھی بتائیں کہ یہ حقیقی، قیاسی یا سماعی میں سے کیا ہے:

کَافِر	کافر	حَرْب	جنگ
حَسَنَة	نیکی	نَفْس	جان
اِمْرَاَة	عورت	نُوْح	ایک نبی کا نام
جَنَّة	باغ	یَد	ہاتھ
سُفْلٰی	نچلی	بِنْت	بیٹی
بَیْضَاءُ	سفید	وُسْطٰی	درمیانی
سَاق	پنڈلی	سَقَر	دوزخ کا نام
لُوْط	ایک نبی کا نام	صَابِرَة	صبر کرنے والی
مَعْرُوْف	اچھا	وَالِدَة	والدہ
اَعْلٰی	اونچا	سُفْلٰی	اونچی
صَفْرَاءُ	زرد	صِدِّیْقَة	سچی
نَاقَة	اونٹنی	رَبْوَة	اونچی جگہ
صَرْصَر	سخت ہوا	تَارِك	چھوڑنے والا
بَقَرَة	گائے	اَلْمُطْمَئِنَّة	مطمئن
اَلْحَیٰوة	زندگی	یَوْم	دن
حَیَّة	سانپ	عِجْل	بچھڑا
مِلَّة	ملت	جَهَنَّم	جہنم
مَرْیَم	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ		

عدد Numbers کے اعتبار سے اسم کی اقسام

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین اقسام ہیں:

واحد تثنیہ جمع

واحد Singular

واحد ایک کو کہتے ہیں۔ مثلاً: رَجُلٌ، اِمْرَاَۃٌ

واحد کی حالتِ رفعی پیش سے، حالتِ نصبی زبر سے اور حالتِ جری زیر سے آتی ہے۔

واحد اسم کی تینوں حالتوں کا نقشہ:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ رَجُلٌ	رَاَیْتُ رَجُلًا	ذَهَبْتُ اِلٰی رَجُلٍ
جَاءَ مُسْلِمٌ	رَاَیْتُ مُسْلِمًا	ذَهَبْتُ اِلٰی مُسْلِمٍ
جَاءَتْ اِمْرَأَۃٌ	رَاَیْتُ اِمْرَأَۃً	ذَهَبْتُ اِلٰی اِمْرَأَۃٍ
جَاءَتْ مُسْلِمَۃٌ	رَاَیْتُ مُسْلِمَۃً	ذَهَبْتُ اِلٰی مُسْلِمَۃٍ

تثنیہ Dual

تثنیہ دو کو کہتے ہیں۔ یہ عربی زبان کی خصوصیت ہے، اردو اور انگلش میں واحد اور جمع ہی ہوتے ہیں۔ مثلاً:

رَجُلَانِ، اِمْرَاَتَانِ

تثنیہ بنانے کا طریقہ

تثنیہ بنانے کے لیے واحد کے آخر میں حالتِ رفع میں ◌َانِ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ حالتِ نصب اور جر میں

◌َیْنِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثلاً: قَلَمٌ سے قَلَمَانِ، قَلَمَیْنِ۔ رَجُلٌ سے رَجُلَانِ رَجُلَیْنِ

تثنیہ کی تینوں حالتوں کا نقشہ:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ رَجُلَانِ	رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ	ذَھَبْتُ اِلٰی رَجُلَیْنِ
جَاءَ مُسْلِمَانِ	رَاَیْتُ مُسْلِمَیْنِ	ذَھَبْتُ اِلٰی مُسْلِمَیْنِ
جَاءَتْ صَادِقَتَانِ	رَاَیْتُ صَادِقَتَیْنِ	ذَھَبْتُ اِلٰی صَادِقَتَیْنِ
جَاءَتْ مُسْلِمَتَانِ	رَاَیْتُ مُسْلِمَتَیْنِ	ذَھَبْتُ اِلٰی مُسْلِمَتَیْنِ

درج ذیل نقشے پر غور کریں، ان الفاظ کا تثنیہ قرآن کریم میں تینوں حالتوں میں کسی نہ کسی حالت میں استعمال ہوا ہے:

واحد	معنی	رفعی حالت	نصبی اور جری حالت
وَالِدٌ	والد	وَالِدَانِ	وَالِدَیْنِ
طَائِفَةٌ	گروہ	طَائِفَتَانِ	طَائِفَتَیْنِ
فِئَةٌ	لشکر	فِئَتَانِ	فِئَتَیْنِ
فَرِیْقٌ	فریق	فَرِیْقَانِ	فَرِیْقَیْنِ
بُرْھَانٌ	دلیل	بُرْھَانَانِ	بُرْھَانَیْنِ
مِئَةٌ	ایک سو	مِئَتَانِ	مِئَتَیْنِ
اَلْفٌ	ایک ہزار	اَلْفَانِ	اَلْفَیْنِ
بَحْرٌ	سمند	بَحْرَانِ	بَحْرَیْنِ
رَجُلٌ	آدمی	رَجُلَانِ	رَجُلَیْنِ
قَوْسٌ	کمان	قَوْسَانِ	قَوْسَیْنِ
اِمْرَاَةٌ	عورت	اِمْرَاَتَانِ	اِمْرَاَتَیْنِ
بَشَرٌ	انسان	بَشَرَانِ	بَشَرَیْنِ

ہوم ورک:

قرآن کریم سے تثنیہ کے صیغے تلاش کرکے لکھ کر لائیں۔ جن کے معنی آتے ہوں لکھ لیں، جن کے نہ آتے ہوں کلاس میں اپنے معلم / معلمہ سے پوچھ لیں۔ َان اور َیْنِ کی نشانی ذہن میں رکھیں۔

عربی زبان میں اصل میں Vowels یا حروفِ علت کا کام حرکات [زبر، زیر، پیش] سے لیا جاتا ہے، لیکن کبھی کبھی حروفِ علت بھی حرکات کا کام کرتے ہیں۔ جیسے ابھی آپ نے تثنیہ کے صیغوں میں ملاحظہ کیا۔

یادرکھیں: قرآن کریم کے رسم الخط میں بسا اوقات الف کی جگہ کھڑی زبر ہوتی ہے۔ رَجُلَانِ = رَجُلٰنِ

یادرکھیں: جب فاعل، فعل کے بعد آئے تو فعل کا صیغہ ہمیشہ "واحد" ہی لاتے ہیں۔

جمع Plural

دو سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں۔ مثلاً: رِجَالٌ، مُؤْمِنُوْنَ، مُؤْمِنَاتٌ

جمع کی اقسام

جمع کی دو اقسام ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر

جمع سالم Sound Plural

وہ جمع جس کا واحد اپنی شکل برقرار رکھے، یعنی صحیح سالم موجود رہے، اسے جمع سالم کہتے ہیں۔

جمع سالم کی دو اقسام ہیں: جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم:

جمع مذکر سالم کے آخر میں حالت رفع میں ُوْنَ اور حالت نصب اور جر میں ِیْنَ آتا ہے۔

جمع مذکر سالم کی تینوں حالتوں کا نقشہ:

جمع مذکر سالم کی اعرابی حالتیں حرکات کے بجائے حروفِ علت سے آتی ہیں۔ یعنی حالتِ رفعی واؤ سے اور نصبی و جری [دونوں حالتیں]؛ یاء سے آتی ہیں۔

اس نقشے کو غور سے دیکھیں:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	اَكْرَمْتُ مُسْلِمِيْنَ	سَلَّمْتُ عَلٰى مُسْلِمِيْنَ
نَصَرَ الْقَانِتُوْنَ	رَاَيْتُ الْقَانِتِيْنَ	ذَهَبْتُ اِلَى الْقَانِتِيْنَ
فَتَحَ الْمُجَاهِدُوْنَ	نَصَرْتُ الْمُجَاهِدِيْنَ	ذَهَبْتُ اِلَى الْمُجَاهِدِيْنَ

جمع مؤنث سالم:

جمع مؤنث سالم کے آخر میں حالتِ رفعی میں ◌َاتٌ اور حالتِ نصبی اور جری میں ◌َاتٍ آتا ہے۔ یعنی جمع مؤنث سالم کی حالتِ رفعی؛ ضمہ [پیش] سے اور حالتِ نصبی اور جری؛ دونوں حالتیں کسرہ [زیر] سے آتی ہیں۔

جمع مؤنث سالم کی تینوں حالتوں کا نقشہ:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ	اَكْرَمْتُ مُسْلِمَاتٍ	سَلَّمْتُ عَلٰى مُسْلِمَاتٍ
نَصَرَتِ الْمُؤْمِنَاتُ	رَاَيْتُ الْمُؤْمِنَاتِ	ذَهَبْتُ اِلَى الْمُؤْمِنَاتِ

قرآنی الفاظ سے جمع سالم کا نقشہ

مذکر			مؤنث		
واحد [رفع]	جمع سالم [رفع]	جمع سالم [نصب وجر]	واحد [رفع]	جمع سالم [رفع]	جمع سالم [نصب وجر]
مُؤْمِنٌ	مُؤْمِنُوْنَ	مُؤْمِنِيْنَ	مُؤْمِنَةٌ	مُؤْمِنَاتٌ	مُؤْمِنَاتٍ
مُشْرِكٌ	مُشْرِكُوْنَ	مُشْرِكِيْنَ	مُشْرِكَةٌ	مُشْرِكَاتٌ	مُشْرِكَاتٍ
غَافِلٌ	غَافِلُوْنَ	غَافِلِيْنَ	غَافِلَةٌ	غَافِلَاتٌ	غَافِلَاتٍ
صَادِقٌ	صَادِقُوْنَ	صَادِقِيْنَ	صَادِقَةٌ	صَادِقَاتٌ	صَادِقَاتٍ

خَاسِرٌ	خَاسِرُوْنَ	خَاسِرِیْنَ	دَرَجَةٌ	دَرَجَاتٌ	دَرَجَاتٍ
مُفْسِدٌ	مُفْسِدُوْنَ	مُفْسِدِیْنَ	حَسَنَةٌ	حَسَنَاتٌ	حَسَنَاتٍ
خَالِدٌ	خَالِدُوْنَ	خَالِدِیْنَ	كَلِمَةٌ	كَلِمَاتٌ	كَلِمَاتٍ

ہوم ورک:

قرآن کریم سے حالتِ رفعی اور نصبی و جری میں پانچ پانچ جمع مذکر سالم اور پانچ پانچ جمع مؤنث سالم تلاش کر کے لکھیں۔

> قرآن کریم کی تلاوت کے دوران، کچھ وقت الفاظ کی بناوٹ اور پہچان پر غور کے لیے لازماً وقف کیا کریں۔

جمع مکسر Broken Plural

جس جمع کا واحد ٹوٹ جائے اسے جمع مکسر یعنی ٹوٹی ہوئی جمع کہتے ہیں۔ جمع مکسر کو آسان لفظوں میں یوں سمجھیں کہ کسی لفظ کے آخر میں ◌ُوْنَ، ◌ِیْنَ، ◌َاتٌ یا ◌َاتٍ لگانے کے بجائے اس لفظ کے اندر ہی کچھ حروف کے اضافے سے جو جمع بنائی جاتی ہے، اسے جمع مکسر یعنی ٹوٹی ہوئی جمع کہتے ہیں۔

اس کی مثال انگلش میں یوں سمجھیں کہ جمع بنانے کے لیے کسی اسم Noun کے آخر میں s یا es لگاتے ہیں جیسے boy سے boys لیکن he کی جمع they آتی ہے، بس یہی جمع مکسر ہے۔

جمع مکسر کی قرآنی مثالیں

واحد	ترجمہ	جمع مکسر	واحد	ترجمہ	جمع مکسر	واحد	ترجمہ	جمع مکسر
زَوْجٌ	جوڑا	اَزْوَاجٌ	مَوْتٌ	موت	اَمْوَاتٌ	حَیٌّ	زندہ	اَحْیَاءٌ
مَالٌ	دولت	اَمْوَالٌ	شَهِیْدٌ	گواہ	شُهَدَاءُ	وَلِیٌّ	دوست	اَوْلِیَاءُ
عَبْدٌ	بندہ	عِبَادٌ	رَحِمٌ	رشتہ داری	اَرْحَامٌ	مَالٌ	مال	اَمْوَالٌ

واحد کی طرح جمع مکسر کی بھی حالتِ رفعی پیش سے، حالتِ نصبی زبر سے اور حالتِ جری زیر سے آتی ہے۔

جمع مکسر کی تینوں حالتوں کا نقشہ:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ رِجَالٌ	رَاَيْتُ رِجَالًا	ذَهَبْتُ اِلٰى رِجَالٍ
جَاءَ الرِّجَالُ	رَاَيْتُ الرِّجَالَ	ذَهَبْتُ اِلَى الرِّجَالِ
كَثُرَتْ اَمْوَالٌ	اَنْفَقْتُ اَمْوَالًا	نَظَرْتُ اِلٰى اَمْوَالٍ
كَثُرَتِ الْاَمْوَالُ	اَنْفَقْتُ الْاَمْوَالَ	نَظَرْتُ اِلَى الْاَمْوَالِ

ہوم ورک: کیا آپ قرآن کریم سے جمع مکسر کی دس مثالیں تلاش کر سکتے ہیں؟

- جمع مذکر سالم صرف انسانوں سے متعلق الفاظ یا صفات کی آتی ہے۔
- جمع مکسر انسانوں، چیزوں سب کی آسکتی ہے۔
- جمع مؤنث سالم بھی انسانوں، چیزوں سب کی آسکتی ہے۔
- جمع مکسر کی کوئی خاص پہچان نہیں ہے۔ یہ کثرتِ مطالعہ سے معلوم ہوتی ہے۔
- بعض اسماء کی جمع سالم بھی آتی ہے اور جمع مکسر بھی۔ مثلاً

نَبِیٌّ کی جمع سالم: نَبِيُّوْنَ

نَبِیٌّ کی جمع مکسر: اَنْبِيَاءُ

عربی زبان میں چیزوں کی جمع کے لیے جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں؛
گرامر کی رو سے ان کو واحد مؤنث کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔
اس کو اصطلاحی انداز میں کہا جاتا ہے: غیر عاقل کی جمع۔ مثلاً

اَنْهَارٌ	اَشْجَارٌ	بُيُوْتٌ
نہریں	درخت	گھر

مشق نمبر 3

مختصر جواب دیں:

1. عدد کے اعتبار سے اسم کی کتنی اقسام ہیں؟ نام لکھیں۔
2. تثنیہ بنانے کا کیا طریقہ ہے؟
3. جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ لکھیں۔
4. جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ لکھیں۔
5. جمع مکسر کی چند مثالیں لکھیں۔

خالی جگہ پر کریں۔

1. واحد.............کو کہتے ہیں۔
2. عربی میں vowels یا حروف علت کا کام.............سے بھی لیا جاتا ہے۔
3. تثنیہ کے صیغوں میں حرکات کی جگہ حروف علت سے.............کا کام لیا جاتا ہے۔
4. دو سے زیادہ کو.............کہتے ہیں۔
5. نَبِیّٗ کی جمع مکسر.............ہے۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1. تثنیہ کہتے ہیں:

دو کو　　تین کو　　ایک کو

2. قرآن کریم کے رسم الخط میں بسا اوقات الف کی جگہ ہوتی ہے:

کھڑی زبر　　کھڑی زیر　　الٹا پیش

3. وہ جمع جس کا واحد اپنی شکل برقرار رکھے کہلاتی ہے:

جمع سالم　　جمع مکسر　　جمع الجمع

4. جس جمع کا واحد ٹوٹ جائے اسے ٹوٹی ہوئی جمع کہتے ہیں، یعنی:

جمع سالم　　جمع مکسر　　جمع الجمع

5. نَبِیؐ کی جمع سالم ہے:

نَبِیُّوْنَ　　اَنْبِیَاءُ　　رُسُلٌ

اردو ترجمے کی مدد سے درج ذیل قرآنی الفاظ پر حرکات لگائیں اور ان میں سے مذکر، مؤنث، تثنیہ، جمع سالم اور جمع مکسر کی پہچان کریں۔

[توجہ: بعض الفاظ میں الف کی جگہ کھڑی زبر ہے۔]

مسلمون	مسلمان مرد	احیاء	زندہ
مومنات	مومن عورتیں	اموات	مردے
اولیاء	دوست	ارحام	رشتہ داریاں
صادقون	سچے مرد	جنتن	دو باغ
صادقات	سچی عورتیں	حزبین	دو گروہ
نساء	عورتیں	مسلمات	مسلمان خواتین
رجال	مرد حضرات	اولیاء	دوست
الوالدان	والدین	مفلحون	کامیاب
ایام	دن	قانتت	فرمانبردار عورتیں
اموال	زیادہ مال	ظلمات	اندھیرے
الفقراء	فقیر لوگ	منافقت	منافق عورتیں
فریقن	دو فریق	عبدین	دو بندے
قوسین	دو کمانیں	رجلین	دو مرد

درج ذیل واحد اسماء سے مذکر اور مؤنث دونوں کی تثنیہ اور جمع سالم بنائیں اور ان سب کو تینوں حالتوں میں جملوں میں استعمال کریں (ایک لفظ سے 18 جملے بنیں گے): نمونہ = لفظ: صَادِقٌ

حالتِ رفعی [مذکر]: شَرِبَ صَادِقٌ۔ - شَرِبَ صَادِقَانِ۔ - شَرِبَ صَادِقُوْنَ

حالتِ نصبی [مذکر]: رَاَیْتُ صَادِقًا۔ - رَاَیْتُ صَادِقَیْنِ۔ - رَاَیْتُ صَادِقِیْنَ

حالتِ جری [مذکر]: ذَهَبْتُ اِلٰی صَادِقٍ۔ - ذَهَبْتُ اِلٰی صَادِقَیْنِ۔ - ذَهَبْتُ اِلٰی صَادِقِیْنَ

حالتِ رفعی [مؤنث]: شَرِبَتْ صَادِقَةٌ۔ - شَرِبَتْ صَادِقَتَانِ۔ - شَرِبَتْ صَادِقَاتٌ

حالتِ نصبی [مؤنث]: رَاَیْتُ صَادِقَةً۔ - رَاَیْتُ صَادِقَتَیْنِ۔ - رَاَیْتُ صَادِقَاتٍ

حالتِ جری [مؤنث]: ذَهَبْتُ اِلٰی صَادِقَةٍ۔ - ذَهَبْتُ اِلٰی صَادِقَتَیْنِ۔ - ذَهَبْتُ اِلٰی صَادِقَاتٍ

الفاظ: عَالِمٌ - مُبَشِّرٌ - عَابِدٌ - حَافِظٌ - صَائِمٌ - قَانِتٌ - تَائِبٌ — مُوَحِّدٌ - ذَاكِرٌ - مُحَدِّثٌ - مُشْرِكٌ - مُفْسِدٌ - مُصْلِحٌ - مُنْذِرٌ - مُتَوَكِّلٌ - حَاسِدٌ - غَاسِقٌ - مُكْرِمٌ

درج ذیل اسماء سے تثنیہ بنائیں اور واحد، تثنیہ اور جمع مکسر کو تینوں حالتوں میں جملوں میں استعمال کریں:

نمونہ: واحد: فَاجِرٌ تثنیہ: فَاجِرَانِ جمع مکسر: فُجَّارٌ

حالتِ رفعی: جَاءَ فَاجِرٌ - جَاءَ فَاجِرَانِ - جَاءَ فُجَّارٌ

حالتِ نصبی: رَاَیْتُ فَاجِرًا - رَاَیْتُ فَاجِرَیْنِ - رَاَیْتُ فُجَّارًا

حالتِ جری: مَرَرْتُ بِفَاجِرٍ - مَرَرْتُ بِفَاجِرَیْنِ - مَرَرْتُ بِفُجَّارٍ

واحد	جمع مکسر	واحد	جمع مکسر	واحد	جمع مکسر
رَجُلٌ	رِجَالٌ	جَبَلٌ	جِبَالٌ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ
عَمَلٌ	اَعْمَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ	شَرِيكٌ	شُرَكَاءُ
وَلَدٌ	اَوْلَادٌ	عُدُوٌّ	اَعْدَاءُ	شَهِيدٌ	شُهَدَاءُ

درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں:(فاعل تثنیہ ہو یا جمع؛ فعل کا صیغہ واحد ہی لائیں)

درج ذیل الفاظ سے ترجمے میں مدد لیجیے:

نَصَرَ:مرد نے مدد کی	نَصَرَتْ:عورت نے مدد کی	بَابٌ: دروازہ
فَتَحَ/فَتَحَتْ:کھولا	شَرِبَ/شَرِبَتْ:پیا	وَلَدٌ:بچہ
سَمِعَ/سَمِعَتْ:سنا	مَاءَانِ:دو پانی	بِنْتٌ:بیٹی

ایک مسلمان مرد نے سب مومن عورتوں کو سنا۔

دو مسلمان عورتوں نے سب مومن مردوں کی مدد کی۔

سب مسلمانوں نے دو مسلمانوں کی مدد کی۔

ایک مومن مرد نے دو دروازوں کو کھولا۔

سب مومن مردوں نے ایک دروازے کو کھولا۔

سب مسلمانوں نے دو دروازوں کو کھولا۔

دو بچوں نے سب سچی عورتوں کی مدد کی۔

دو مردوں نے دو مومن عورتوں کی مدد کی۔

ایک عورت نے سب مومن مردوں کو سنا۔

سب بیٹیوں نے سب مومن عورتوں کی مدد کی۔

ایک نیک آدمی نے دو نیک آدمیوں کی مدد کی۔

دو نیک عورتوں نے دو نیک مردوں کی مدد کی۔

سب نیک مردوں نے سب نیک عورتوں کی مدد کی۔

سب نیک عورتوں نے دو مسلمان مردوں کی مدد کی۔

ایک طالب علم نے دو پانی پیے۔

دو طالب علموں نے ایک پانی پیا۔

سب طالبات نے دو پانی پیے۔

ایک بچے نے دو بیٹیوں کی مدد کی۔

وسعت / تعیین کے اعتبار سے اسم کی اقسام

وسعت یا تعیین کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں: اسم نکرہ اور اسم معرفہ

نکرہ میں وسعت زیادہ ہوتی ہے، معرفہ میں کم۔ مثلاً "قلم" نکرہ ہے۔ یہ عام ہے، اس میں وسعت زیادہ ہے، دنیا بھر کے قلم اس میں شامل ہیں۔ "میرا قلم" معرفہ ہے۔ اس میں وسعت بہت کم ہے، صرف میرے پاس موجود قلم ہی اس سے مراد ہے۔

اس کو یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ اسم نکرہ متعین نہیں ہوتا، اس کی تعیین نہیں کی جا سکتی جبکہ اسم معرفہ متعین ہوتا ہے۔ صرف "قلم" متعین نہیں جبکہ "میرا قلم" متعین ہے۔ "لڑکا" متعین نہیں جبکہ "یُوْشَع" نامی لڑکا متعین ہے۔

اسم نکرہ Common Noun

وہ اسم جو کسی غیر معین شخص، غیر معین جگہ یا غیر معین چیز پر دلالت کرے۔ دوسرے لفظوں میں اسم نکرہ؛ عام اسم کو کہتے ہیں۔ مثلاً: نَفْسٌ - کوئی ایک جان۔ مَآءٌ - کچھ پانی

اسم معرفہ Definite/ Proper Noun

وہ اسم جو کسی معین شخص، معین جگہ یا معین چیز پر دلالت کرے۔ دوسرے لفظوں میں اسم معرفہ؛ خاص اسم کو کہتے ہیں۔ مثلاً: مُوْسٰی، مَكَّةُ، جَهَنَّمُ

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
مَلِكِ النَّاسِ	لوگوں کا بادشاہ	اَلْخَنَّاسِ	چھپ جانے والا	غَاسِقٍ	اندھیرا کرنے والی
اَلنَّفّٰثٰتِ	پھونکنے والیاں	اَلْعُقَدِ	گرہیں	اَلصَّمَدُ	بے نیاز
جِيْدِهَا	اس کی گردن	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ	لکڑیاں اٹھانے والی	لَهَبٍ	شعلہ
اَحَدٌ	ایک	اَفْوَاجًا	گروہ در گروہ	كُفُوًا	برابر / ہمسر

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی سات اقسام ہیں:

اسم عَلَم، اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول، معرف باللام، مضاف الی المعرفہ، مُنادیٰ

1- اسم عَلَم Proper Noun

کسی مخصوص نام کو عَلَم کہتے ہیں۔ علم کا لفظی مطلب ہے: جھنڈا۔ جیسے کسی ملک کا جھنڈا اس کی نشانی ہوتا ہے کہ اس جھنڈے کو دیکھتے ہی ہمارے ذہن میں اس ملک کا نام آتا ہے، اسی طرح کسی مرد، عورت یا شہر وغیرہ کا نام اس کی مخصوص نشانی ہے کہ وہ نام سنتے ہی ذہن میں اس کی شکل آ جاتی ہے۔

مثلاً: مُحَمَّدٌ فَاطِمَةُ عَائِشَةُ

قرآن کریم سے اسمِ علم کی مثالیں:

زَيْدٌ نُوحٌ آدَمُ مُوسٰى فِرْعَوْنُ

آپ قرآن کریم سے دس اسمائے علم تلاش کر سکتے ہیں؟

2- اسم ضمیر Pronoun

کسی نام کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو اسم ضمیر کہتے ہیں۔

مثلاً: هُوَ هِيَ أَنْتَ أَنَا

3- اسم اشارہ Demonstrative Noun

کسی جاندار یا بے جان چیز کی طرف اشارے کے لیے استعمال کیے جانے والے اسم کو اسم اشارہ کہا جاتا ہے۔

مثلاً: هٰذَا هٰذِهٖ هٰؤُلَاءِ

4- اسم موصول Conjuction

اسم موصول وہ اسم ہوتا ہے جو اپنا معنیٰ پورا کرنے میں اپنے صلہ کا محتاج ہو۔ صلہ کے بغیر اس کا معنیٰ مکمل

نہیں ہوتا۔

مثلاً: اَلَّذِیْ وہ جو (واحد مذکر کے لیے)

اَلَّتِیْ وہ جو (واحد مؤنث کے لیے)

اسم ضمیر، اسم اشارہ اور اسم موصول کی تفصیل، قواعد اور مثالیں آگے آئیں گی۔ان شاءاللہ

5-معرف باللام

ایسا اسم نکرہ جس کے شروع میں "ال" لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہو۔یاد رکھیں کہ جب کسی اسم کے شروع میں الف لام لگائیں تو اس کے آخر سے تنوین ختم ہو جاتی ہے۔مثلاً: رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ - قَلَمٌ سے اَلْقَلَمُ

ہوم ورک:

قرآن کریم سے بیس معرف باللام اسماء تلاش کریں۔

6-مضاف الی المعرفۃ Attached With Definite

ایسا اسم نکرہ جو مذکورہ پانچ اقسام میں سے کسی کی طرف مضاف ہو۔یعنی اس کی نسبت ان پانچ میں سے کسی ایک معرفہ کی طرف کی گئی ہو۔

مثلاً: کِتَابٌ سے کِتَابُ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی کتاب

کِتَابٌ سے کِتَابُھُمْ [ھُمْ ضمیر کی طرف مضاف] ان کی کتاب

کِتَابٌ سے کِتَابُ ھٰذَا اس کی کتاب

کِتَابٌ سے کِتَابُ الَّذِیْ جَاءَ اس کی کتاب جو آیا

کِتَابٌ سے کِتَابُ الرَّجُلِ خاص آدمی کی کتاب

7-مُنادیٰ

ایسا اسم نکرہ جسے حرفِ ندا کے ذریعے پکار کر معرفہ بنالیا گیا ہو۔

مثلاً: رَجُلٌ سے یَا رَجُلُ بِنْتٌ سے یَا بِنْتُ

- اسم معرفہ کی پہلی چار اقسام کے ساتھ "ال" یا لام تعریف نہیں آتا۔
- انگلش میں معرفہ Proper Noun کے ساتھ The اور نکرہ Common Noun کے ساتھ A لگاتے ہیں، اردو میں ترجمہ کرتے وقت عموماً نکرہ کے ساتھ کوئی، ایک، کوئی ایک یا کچھ وغیرہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

رَجُلٌ: ایک مرد A Man اَلرَّجُلُ: مرد The Man　 -　 مَاءٌ: کچھ پانی اَلْمَاءُ: پانی

بِنْتٌ: کوئی ایک لڑکی A Girl　 اَلْبِنْتُ: لڑکی The Girl

- اسم نکرہ کے آخر میں عموماً تنوین آتی ہے۔
- اگر کسی اسم علم کے آخر میں تنوین آجائے تو وہ معرفہ ہی رہتا ہے، نکرہ نہیں بنتا۔ جیسے: زَيْدٌ

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
اَلْكَوْثَرَ	خیر کثیر	اَلْمَاعُوْنَ	عام استعمال کی چیزیں	اَلْاَبْتَرُ	بے نام ونشان
اَلْفِيْلِ	ہاتھی	اَلْمُوْقَدَةُ	بھڑکائی ہوئی	اَلْاَفْئِدَةُ	دل [جمع]
اَلتَّكَاثُرُ	کثرت کی حرص	اَلنَّعِيْمِ	نعمتیں	سَاهُوْنَ	غافل
اِيْلٰفِ	الفت دلانا	اَلْمُغِيْرَاتِ	غارت گر	عَمَدٍ	ستون
مُمَدَّدَةٍ	لمبے لمبے	تَضْلِيْلٍ	سراپا غلط	عَصْفٍ	بھوسا
اَلْهُمَزَةِ	عیب لگانے والا	لُمَزَةٍ	طعنہ دینے والا	مَبْثُوْثٍ	بکھرا ہوا
حَامِيَةٌ	دہکنے والی	مَنْفُوْشِ	دھنکا ہوا	اَلصُّدُوْرِ	سینے
نَقْعًا	گرد وغبار	كَنُوْدٌ	ناشکرا	شَهِيْدٌ	گواہ
شَدِيْدٌ	سخت	اَلْعَادِيَاتِ	دوڑنے والے	ضَبْحًا	ہانپنا

مشق نمبر 4

مختصر جواب تحریر کریں:

1. وسعت کے لحاظ سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ نام لکھیں۔
2. اسم نکرہ کی تعریف لکھیں۔
3. اسم عَلَم کسے کہتے ہیں؟
4. اسم موصول کی تعریف اور ایک مثال لکھیں۔
5. مضاف الی المعرفہ کسے کہتے ہیں؟

خالی جگہ پر کریں:

1. ....میں وسعت زیادہ ہوتی ہے.............میں کم۔
2. اسم.............عام اسم کو کہتے ہیں۔
3. وہ اسم جو کسی معین شخص جگہ یا چیز پر دلالت کرے.............کہلاتا ہے۔
4. عَلَم کا لفظی مطلب ہے.............۔
5. کسی چیز کی طرف اشارہ کے لیے استعمال کیے جانے والے اسم کو.............کہتے ہیں۔
6. جس اسم نکرہ کے شروع میں اَلْ لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہو.............کہلاتا ہے۔
7. اسم.............کے آخر میں عموماً تنوین آتی ہے۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1. وہ اسم جو کسی غیر معین شخص جگہ یا چیز پر دلالت کرے:

اسم نکرہ　　اسم معرفہ　　اسم ضمیر

2. کسی مخصوص نام کو کہتے ہیں:

اسم علم　　اسم ضمیر　　اسم موصول

3. کسی نام کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو کہتے ہیں:

اسم ضمیر　　اسم اشارہ　　اسم موصول

4. ایسا اسم نکرہ جسے حرف ندا کے ذریعے پکار کر معرفہ بنالیا گیا ہو، کہلاتا ہے:

منادیٰ　　معرف باللام　　مضاف الی المعرفہ

5. اسم عَلَم کی مثال ہے:

نُوْحٌ　　رَجُلٌ　　بِنْتٌ

6. منادیٰ کی مثال ہے:

دِیْنِ اللّٰهِ　　یَا نُوْحُ　　اَلَّذِیْ

7. معرف باللام کی مثال ہے:

قَلَمٌ　　اَلرِّجَالُ　　زَیْدٌ

درج ذیل قرآنی آیات میں سے اسمائے معرفہ اور نکرہ کی نشاندہی کریں:

(نوٹ: علامات اور ترجمے کی مدد سے معرفہ ہونے کی وجہ بھی بتائیں۔)

یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ	وہ کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔
یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ	وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں۔
یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ	وہ لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔
سَیَصْلٰى نَارًا	وہ جلد آگ میں جائے گا۔
فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ	اس کی گردن میں ایک رسی ہے۔
یَقُوْلُ الْكٰفِرُ	کافر کہے گا۔
فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا	پھر ہم نے اس میں غلہ اگایا۔
جَآءَ رَجُلٌ	ایک آدمی آیا۔
یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ	اے زمین! اپنا پانی نگل جا۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ	ان پر برابر ہے۔
مَا هٰذَا بَشَرًا	یہ بشر نہیں ہے۔
يٰسَمَآءُ اَقْلِعِىْ	اے آسمان! رک جا۔
اِسْتَوْقَدَ نَارًا	اس نے آگ جلائی۔
يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا	اے آگ! ٹھنڈی ہو جا۔
كُنْتُمْ اَمْوَاتًا	تم مردہ تھے۔
اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ	میں اس سے بہتر ہوں۔
فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى	پھر کہنے لگا: میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔
اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	نماز قائم کرو۔
اَنْتَ مَوْلٰنَا	تو ہمارا مولا ہے۔
اِنَّهَا بَقَرَةٌ	بے شک وہ ایک گائے ہے۔
يٰجِبَالُ اَوِّبِىْ مَعَهٗ	اے پہاڑو! اس کے ساتھ تسبیح کرو۔
نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ	ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	تم جانتے ہو۔
اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ	جو لوگ اللہ تعالیٰ کا وعدہ توڑ دیتے ہیں۔
مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً	جس نے برائی کی۔
لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	اس درخت کے قریب نہ جانا۔
تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا	تم ایک گروہ کو نکالتے ہو۔
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	اللہ کی لعنت کافروں پر ہے۔
اَلَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا	جس نے زمین کو تمہارے لیے ایک بچھونا بنایا۔

قمری اور شمسی حروف

آپ نے غور کیا ہو گا کہ قرآن کریم پڑھتے وقت یا عربی الفاظ بولتے وقت بعض الفاظ ایسے ہیں جن کے شروع میں لام کی آواز نہیں آتی، لام Silent ہوتا ہے۔ اور بعض الفاظ کے شروع میں لام کی آواز آتی ہے۔ الحمد للہ قرآن کریم پڑھنے کی وجہ سے ہمارے اندر یہ صلاحیت پہلے سے بیدار ہے کہ کن حروف سے پہلے لام کی آواز تلفظ میں آتی ہے اور کن سے پہلے نہیں۔

اس اعتبار سے عربی حروف تہجی کی دو اقسام ہیں: حروف قمری اور حروف شمسی۔ **قمر** چاند اور **شمس** سورج کو کہتے ہیں۔ **اَلْقَمَرُ** سے پہلے لام پڑھا جاتا ہے **اَلشَّمْسُ** سے پہلے لام نہیں پڑھا جاتا۔ **اَلشَّمْسُ** کو **اَشَّمْسُ** [**اَشْ شَمْسُ**] پڑھتے ہیں، بس اسی مناسبت سے ان حروف کے گروپس کو قمری اور شمسی حروف کہہ دیتے ہیں۔

حروف شمسی:

عربی کے وہ حروف جن سے شروع ہونے والے الفاظ کے شروع میں "ال" لگایا جائے تو "ل" کی آواز تلفظ میں نہیں آتی بلکہ اس حرف کو مشدد پڑھتے ہیں۔

حروف شمسی یہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل اور ن۔

حروف قمری:

عربی کے وہ حروف جن سے شروع ہونے والے الفاظ کے شروع میں "ال" لگایا جائے تو "ل" کی آواز تلفظ میں بولی جاتی ہے۔ جیسے ال + **قمر** کو **اَلْقَمَرُ** پڑھا جائے گا۔ حروف قمری یہ ہیں: ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ك، م، و، ہ، ء اور ی۔ ان حروف کو عربی کے اس جملے میں جمع کر دیا گیا ہے:

اِبْغِ حَجَّكَ وَخِفْ عَقِيْمَهٗ [ترجمہ: اپنے حج کو صحیح طرح ادا کرو اور اس کے بے فائدہ ہونے سے ڈرو۔]

اردو میں ان حروف کو اس جملے میں جمع کر دیا گیا ہے: "**حق کا خوف عجب غم ہے۔**"

ہوم ورک:

قرآن کریم سے دس حروف شمسی اور دس حروف قمری والے معرف باللام الفاظ لکھیں۔

ہمزہ وصلی اور قطعی

وہ الف جس پر کوئی حرکت ہو، اسے ہمزہ کہتے ہیں۔ آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ بعض الفاظ ایسے ہیں جو کلام کے درمیان میں آجائیں تو ان کے شروع کا ہمزہ نہیں پڑھا جاتا، البتہ وہ لفظ اکیلا پڑھیں تو ہمزہ پڑھا جاتا ہے۔ جبکہ بعض الفاظ کا ہمزہ ہر صورت میں پڑھا جاتا ہے۔ ان دو دعاؤں پر غور کریں: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا – رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا۔ پہلی دعا میں اِغْفِرْ کے ہمزہ کو نہیں پڑھا گیا، اور دوسری دعا میں اَتْمِمْ کے ہمزہ کو پڑھا گیا ہے۔ پہلے ہمزہ کو ہمزہ وصلی [جو ملانے سے گر جائے] اور دوسرے کو ہمزہ قطعی [جو قطعیت کے ساتھ موجود رہے، نہ گرے] کہا جاتا ہے۔ ہمزہ وصلی کسی دوسرے کلمہ کے ملانے سے گر جاتا ہے جبکہ ہمزہ قطعی کبھی نہیں گرتا۔ ہمزہ وصلی اور ہمزہ قطعی کی پہچان اور مزید تفصیلات آگے آرہی ہیں۔ ان شاء اللہ

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
اَشْتَاتًا	الگ الگ	اَلْبَيِّنَةُ	روشن دلیل	مُنْفَكِّيْنَ	باز آنے والے
مُطَهَّرَةٌ	پاکیزہ	قَيِّمَةٌ	درست	اَلْبَرِيَّةُ	مخلوق
حُنَفَآءَ	یکسو [جمع مکسر]	شَهْرٌ	مہینہ	عَلَقٍ	جما ہوا خون
اَلرُّجْعٰى	پلٹ کر جانا	نَسْفَعًا	گھسیٹنا	نَاصِيَةٍ	پیشانی
نَادِيَهٗ	اس کے ہم مجلس	اَلزَّبَانِيَةَ	رگیدنے والے	اَسْفَلَ	بہت نیچے
اَلتِّيْنِ	انجیر	ظَهْرَكَ	آپ کی کمر	وِزْرَكَ	آپ کا بوجھ
اَلْعُسْرِ	تنگی	يُسْرًا	آسانی	عَآئِلًا	تنگدست
ضُحٰى	چاشت	اَشْقٰى	بڑا بدبخت	اَتْقٰى	خوب پرہیزگار
فُجُوْرَهَا	اس کے گناہ	طَغْوٰى	گمراہی	ذَنْبٌ	گناہ

اعراب کے لحاظ سے اسم کی اقسام

Declension of Noun

عربی گرامر میں مختلف قسم کے عوامل ہیں، جن کی وجہ سے اسماء کے آخری حرف کی حالت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اسماء کی تین حالتیں ہوتی ہیں: رفع، نصب اور جر۔ بعض اسماء ایسے بھی ہیں جن میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس تبدیلی یا عدم تبدیلی کے لیے اعراب وبناء کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ یعنی اسم کی دو اقسام ہیں: معرب اور مبنی۔ جس اسم میں تبدیلی ہو اسے معرب اور جس میں تبدیلی نہ ہو اسے مبنی کہتے ہیں۔

اِعراب

مختلف وجوہات یا عوامل کے آنے سے کلمات کے آخری حرف پر آنے والی تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں۔

اعراب = حالت یا جملے میں کسی اسم کی حیثیت

درج ذیل مثالوں میں لفظ ناصر کی "ر" پر غور کریں:

اَکَلَ نَاصِرٌ	رَاَیْتُ نَاصِرًا	مَرَرْتُ بِنَاصِرٍ
ناصر نے کھایا	میں نے ناصر کو دیکھا	میں ناصر کے پاس سے گذرا
وجہ: فاعل ہونا	وجہ: مفعول ہونا	وجہ: مجرور ہونا

مُعرَب

جس کلمہ کے آخری حرف پر کسی عامل کی وجہ سے تبدیلی واقع ہو اسے معرب کہتے ہیں۔ مذکورہ مثالوں میں "نَاصِر" معرب ہے۔ پہلی مثال حالتِ رفعی [فاعلی حالت] کی ہے، دوسری مثال حالتِ نصبی [مفعولی حالت] کی اور تیسری مثال حالتِ جری [حالتِ اضافی] کی ہے۔

اعراب کی علامات

اعراب دو طرح سے ظاہر ہوتا ہے: اعراب بالحرکت اور اعراب بالحرف۔

1-اعراب بالحرکت

اعراب بالحرکت سے مراد یہ ہے کہ کسی اسم کی اصلی شکل تو برقرار رہے مگر عامل کی تبدیلی کی وجہ سے اس اسم کے آخری حرف پر حرکت تبدیل ہو جائے۔ اسے حرکتی علامت بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ عام طور پر واحد اور جمع مکسر میں ہوتی ہے۔ درج ذیل مثالوں پر غور کریں:

جَاءَ الرَّجُلُ	رَاَيْتُ الرَّجُلَ	ذَهَبْتُ اِلَى الرَّجُلِ
جَاءَ الرِّجَالُ	رَاَيْتُ الرِّجَالَ	ذَهَبْتُ اِلَى الرِّجَالِ

ان سب مثالوں میں لفظ رَجُل اور رِجَال کی شکل وہی رہی، صرف آخری حرف "ل" کی حرکت تبدیل ہوئی۔

2-اعراب بالحرف

کسی اسم کی اصل حالت میں موجود الف، واؤ، یا کا تبدیل ہونا۔ اسے حرفی علامت بھی کہتے ہیں۔ یہ عام طور تثنیہ اور جمع مذکر سالم میں ہوتی ہے۔

تثنیہ مذکر:	جَاءَ مُسْلِمَانِ	رَاَيْتُ مُسْلِمَيْنِ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَيْنِ
تثنیہ مؤنث:	جَاءَ مُسْلِمَتَانِ	رَاَيْتُ مُسْلِمَتَيْنِ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَتَيْنِ
جمع مذکر سالم:	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَاَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ

ان مثالوں میں آخری حرف "ن" سے پہلے حروفِ علت کی تبدیلی کو غور سے دیکھیں۔

اعراب کی اقسام

اعراب کی چار اقسام ہیں: رفع، نصب، جر، جزم

اعراب کی مزید تفصیل ہم بعد میں پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ

- رفع اور نصب؛ اسم اور فعل دونوں پر آتے ہیں۔
- جر صرف اسم پر آتی ہے۔
- جزم صرف فعل پر آتی ہے۔

بِناء اور مَبنی

مختلف عوامل کے آنے کے باوجود کسی کلمہ کے آخر کا ایک ہی حالت پر برقرار رہنا بناء کہلاتا ہے۔ جس کلمہ کے آخر میں عوامل کے بدلنے سے تبدیلی واقع نہ ہو اسے مبنی کہتے ہیں۔ مبنی کو اسم غیر متمکن بھی کہتے ہیں۔

اَکَلَ هٰذَا رَاَیْتُ هٰذَا مَرَرْتُ بِهٰذَا

ان تینوں مثالوں میں لفظ ھٰذَا کے آخر میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ایسے الفاظ کو مبنی کہتے ہیں۔

حرکات اور اعراب میں فرق

ہم پڑھ چکے ہیں کہ زبر، زیر، پیش کو حرکات کہتے ہیں، دوزبر، دوزیر یا دو پیش کو تنوین کہا جاتا ہے اور حرکت کے نہ ہونے کو جزم یا سکون کہتے ہیں۔

اعراب عربی گرامر کی ایک مخصوص اصطلاح ہے جو کلمات کے آخر میں عوامل کی وجہ سے رونما ہونے والی تبدیلی کو کہتے ہیں۔ البتہ اعراب کو ظاہر کرنے کے لیے ہم حرکات کے محتاج ہوتے ہیں۔ عموماً حالتِ رفعی کو پیش سے، حالتِ نصبی کو زبر سے، حالتِ جری کو زیر سے اور حالتِ جزم کو علامتِ جزم سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

کسی کلمے کے آخری حرف پر آنے والی حرکت اعراب کی نشانی ہوتی ہے جو بدلتی رہتی ہے جبکہ آخری سے پہلے والے تمام حروف کی حرکت مستقل رہتی ہے۔ درج ذیل مثالوں کو دوبارہ غور سے دیکھیں:

جَاءَ الرَّجُلُ	رَاَیْتُ الرَّجُلَ	ذَهَبْتُ اِلَی الرَّجُلِ
آدمی آیا	میں نے آدمی کو دیکھا	میں آدمی کی طرف گیا

ان تینوں مثالوں میں لفظ رَجُل کے پہلے دو حروف، "ر" اور "ج" کی حرکت وہی رہی، صرف آخری حرف "ل" کی حرکت تبدیل ہوئی۔ کسی عامل کی وجہ سے حرکت کی اس تبدیلی کو ہی اعراب کہا جاتا ہے۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کبھی کبھی اعراب کا ظہور حرکات کے بجائے حرفِ علت کی تبدیلی سے بھی ہوتا ہے۔ مثلاً:

جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَاَیْتُ مُسْلِمَیْنِ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
مسلمان آئے	میں نے دو مسلمانوں کو دیکھا	میں مسلمانوں کے پاس سے گذرا

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
عُقْبٰی	بعد میں آنے والی	مُؤْصَدَةٌ	بند کی ہوئی	مَتْرَبَةٍ	خاک
مَقْرَبَةٍ	قرابت	فَكُّ	آزاد کرانا	اَلْعَقَبَةَ	گھاٹی
كَبَدٍ	مشقت	اَلْوَثَاقَ	باندھنا	اَلتُّرَاثَ	میراث
سَوْطَ	کوڑا	اَلشَّفْعِ	جفت	اِيَابَ	آنا
مُسَيْطِرٍ	داروغہ	مَبْثُوْثَةٌ	پھیلائے ہوئے	ذَرَابِيُّ	مسندیں
نَمَارِقُ	غالیچے	ضَرِيْعٍ	کانٹے دار	مَرْعٰى	چارہ
غُثَاءً	سوکھی گھاس	اَبْقٰى	باقی رہنے والی	صُحُفٍ	صحیفے
طَارِقٌ	رات کو آنے والا	اَلثَّاقِبُ	چمکنے والا	اَلصُّلْبِ	پشت / کمر
اَلتَّرَائِبِ	سینے [جمع مکسر]	اَلسَّرَائِرُ	بھید	اَلصَّدْعِ	پھٹ جانا
اَلْهَزْلِ	بے فائدہ	كَيْدًا	تدبیر	اَلْاُخْدُوْدِ	خندقیں
قُعُوْدٌ	بیٹھے ہوئے	اَلْوَدُوْدُ	چاہنے والا	اَلْوَقُوْدُ	شعلے
اَلْعَزِيْزُ	غالب	اَلْفَوْزُ	کامیابی	بَطْشَ	پکڑ
حَدِيْثُ	بات	اَلْجُنُوْدُ	لشکر	مُحِيْطٌ	گھیرنے والا
كَادِحٌ	محنت کرنے والا	اَلشَّفَقُ	آسمان کا کنارہ	اُفُقِ	آسمان کا کنارہ
مَحْجُوْبُوْنَ	روکے گئے	مَرْقُوْمٌ	لکھا ہوا	رَحِيْقٍ	خالص شراب
مَخْتُوْمٍ	مہر لگی ہوئی	مِسْكٌ	مشک	اَلْكَوَاكِبُ	ستارے
اَلْاَبْرَارَ	نیک لوگ	اَلْفُجَّارَ	گناہگار لوگ	اَلْمَوْءٗدَةُ	زندہ گاڑی گئی
اَلْوُحُوْشُ	جنگلی جانور	صُحُفٍ	اعمال نامے	اَلْكُنَّسِ	تھم رہنے والا

مشق نمبر 5

مختصر جواب تحریر کریں:

1. حروف شمسی سے کیا مراد ہے؟
2. حروف قمری سے کیا مراد ہے؟
3. حروف قمری کے مجموعے کو عربی اور اردو کے ایک ایک جملے کی صورت میں لکھیں۔
4. ہمزہ وصلی کسے کہتے ہیں؟
5. ہمزہ قطعی کسے کہتے ہیں؟
6. اعراب کی تعریف لکھیں۔
7. اعراب بالحرکت کی تعریف لکھیں۔

خالی جگہ پر کریں:

1. وہ الف جس پر کوئی حرکت ہو اسے.............کہتے ہیں۔
2. ....کو حرکتی علامت بھی کہتے ہیں۔
3. رفع اور نصب.............اور.............دونوں پر آتے ہیں۔
4. جزم صرف.............پر آتی ہے۔
5. کسی کلمہ کے آخر کا ایک ہی حالت پر برقرار رہنا.............کہلاتا ہے۔
6. مبنی کو اسم.............بھی کہتے ہیں۔
7. حالت نصبی کو عام طور پر.............سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
8. حالت جزم کو عام طور پر.............سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
9. مختلف عوامل کے آنے سے کلمات کے آخری حرف پر آنے والی تبدیلی کو.............کہتے ہیں۔

درست جواب پر نشان لگائیں:

1. اسم اور فعل کے اعراب کی کل قسمیں ہیں:

دو پانچ چار

2. اعراب بالحرف کا دوسرا نام:

حرفی علامت حرکتی علامات بناء

3. جزم آتی ہے صرف:

اسم پر فعل پر حرف پر

4. جس کلمہ کے آخر پر عوامل کے بدلنے سے تبدیلی واقع نہ ہو اسے کہتے ہیں:

مبنی معرب مرکب

5. عام طور پر حالت رفعی کو ظاہر کیا جاتا ہے:

زیر سے جزم سے پیش سے

6. عام طور پر حالت جری کو ظاہر کیا جاتا ہے:

زیر سے جزم سے زبر سے

7. مبنی کی مثال ہے:

زَیْدٌ هٰذَا رَجُلٌ

8. اعراب کی علامات ہیں:

دو تین چار

قرآن کریم سے معرب اسماء کی کچھ مثالیں تلاش کر کے لکھیں اور اپنی معلومات کے مطابق اعراب کی تبدیلی کی وجوہات بیان کریں۔ مثلاً فاعل، مفعول یا مجرور ہونا۔

اسم، فعل اور حرف کی پہچان

اسم کی علامات:

اسم کی کچھ اہم علامات درج ذیل ہیں۔ جس کلمہ میں ان علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے گی وہ اسم ہو گا۔

- کسی کلمہ کے شروع میں الف لام (لام تعریف) آجائے تو وہ اسم ہو گا۔

مثلاً: اَلْحَمْدُ۔ اَلْکِتَابُ۔ اَلرَّحْمٰنُ

- کسی کلمہ کے شروع میں حرف جر آجائے تو وہ اسم ہو گا۔

مثلاً: عَنْ طَبَقٍ، بِرَبِّ، مِنْ شَرِّ

- کسی لفظ کے آخر میں تنوین ہو تو وہ بھی اسم ہو گا۔

مثلاً: قِیَمًا، بَاسِطٌ، شَدِیْدًا، عَیْنٍ

- تثنیہ یا جمع ہو۔

مثلاً: رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ، رِجَالٌ، اَفْوَاجًا

- مضاف ہو۔

مثلاً: دَارُ الْمُتَّقِیْنَ متقی لوگوں کا گھر - دَارُھُمْ ان کا گھر

- اس کے آخر میں یائے نسبت لگی ہو یعنی وہ لفظ منسوب ہو۔

مثلاً: مَکِّیٌّ - مکہ والا عَجَمِیٌّ - عجم والا لَاھَوْرِیٌّ - لاہور والا

- آخر میں تائے تانیث ہو۔

مثلاً: مُسْلِمَةٌ - فَاطِمَةُ

ان ساتوں علامات کے دس دس اسم قرآن کریم سے تلاش کر کے لکھیں۔

جس لفظ کے شروع میں اَلْ، بِ، كَ ہو، یا اس کے آخر میں تنوین یا گول ۃ ہو یا جس لفظ سے پہلے مِنْ، فِیْ، عَلٰی، عَنْ، اِلٰی، رُبَّ میں سے کوئی ایک ہو تو سمجھ لیجیے کہ وہ اسم ہے

فعل کی علامات:

فعل کی تفصیلات، پہچان اور قواعد آپ علم الصرف میں پڑھیں گے۔ فی الحال صرف درج ذیل علامات کو ذہن میں بٹھالیں۔

- اس کے شروع میں قَدْ ہو۔ مثلاً: قَدْ سَمِعَ
- شروع میں سین زائدہ ہو۔ مثلاً: سَیَقُوْلُ
- شروع میں سَوْفَ ہو۔ مثلاً: سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
- شروع میں حرف جزم ہو۔ مثلاً: لَمْ تَكُنْ
- شروع میں حرف ناصبہ ہو۔ مثلاً: لَنْ نُّشْرِكَ
- تائے ساکنہ آخر میں ہو۔ مثلاً: نَفَشَتْ
- آخر میں نونِ تاکید ہو۔ مثلاً: لَیُسْجَنَنَّ
- امر یا نہی کا صیغہ ہو۔ مثلاً: قُلْ، لَا تَقُلْ

حرف کی علامات:

اسم اور فعل کی علامات آپ پڑھ چکے ہیں۔ حرف کی کوئی علامت نہیں ہوتی۔ یاد رکھیں کہ اسم اور فعل کی مذکورہ بالا علامات کی عدم موجودگی ہی کسی لفظ کے حرف ہونے کی علامت ہے۔

- فعل ہمیشہ واحد ہی ہوتا ہے، تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا۔ فاعل کے اعتبار سے اس کے صیغے بدلتے ہیں اور فاعل ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ اَكَلَ کا معنی ایک نے کھایا۔ اَكَلَا کا معنی دو نے کھایا؛ کھانے کا فعل یا عمل ایک ہی ہے۔
- جس لفظ کے شروع میں قَدْ، سَ، سَوْفَ، لَمْ، لَنْ میں سے کوئی ہو تو اس کا فعل ہونا یقینی ہے۔

مرکب Compound

دو یا دو سے زائد کلمات کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید

مرکب مفید:

جب بات کرنے والا بات کر کے خاموش ہو جائے اور سننے والے کو اس سے کسی واقعے کی خبر، کسی کام کا حکم یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو تو ایسے مرکب کو مرکب مفید کہیں گے۔ آسان لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ پوری بات کو مرکب مفید کہتے ہیں۔ مثلاً:

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ - ہم نے آپ کو خیرِ کثیر عطا کی ہے۔

اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ - نماز ادا کرو۔

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیرِ کثیر عطا فرمائی ہے۔ دوسری آیت سے نماز قائم کرنے کا حکم معلوم ہو رہا ہے۔

مرکب غیر مفید:

متکلم بات کر کے خاموش ہو جائے اور سننے والے کو اس سے کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو تو اسے مرکب غیر مفید کہیں گے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لیں کہ بات پوری نہیں ہوئی۔ مثلاً:

اَلصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ   دِيۡنِ اللّٰهِ

اَلصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ کا معنی ہے: سیدھا رستہ۔ دِيۡنِ اللّٰهِ کا معنی: اللہ کا دین۔ اب صرف ان مرکبات سے نہ تو کوئی خبر اور نہ ہی کوئی طلب معلوم ہو رہی ہے، اس لیے انہیں مرکب غیر مفید کہیں گے۔

- مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ انگلش میں اسے Sentence کہتے ہیں۔
- مرکب غیر مفید کو انگلش میں Phrase کہتے ہیں۔
- مرکب مفید کو مرکب تام بھی کہتے ہیں۔
- مرکب غیر مفید کا ایک نام مرکب ناقص بھی ہے۔

جملے کی اقسام

مرکب مفید یعنی جملہ یا کلام کی دو طرح سے تقسیم کر سکتے ہیں:

ذات / بناوٹ کے لحاظ سے　　　　مفہوم کے لحاظ سے

ذات کے لحاظ سے جملے کی اقسام:

ذات یا بناوٹ کے اعتبار سے جملے کی دو اقسام ہیں:

جملہ اسمیہ　　　　جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ:

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، جملہ اسمیہ ایسے جملے کو کہیں گے جس کا پہلا جزء اسم ہو۔ یعنی وہ جملہ جو اسم سے شروع ہو رہا ہو۔

اَللّٰہُ اَحَدٌ۔ اللہ ایک ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

جملہ فعلیہ:

وہ جملہ جس کا پہلا حصہ فعل ہو۔ یعنی وہ جملہ جو فعل سے شروع ہو رہا ہو۔

جَاءَ رَجُلٌ - آدمی آیا۔ قَالَ الْمَلَأُ - سرداروں نے کہا۔

- اگر کوئی جملہ حرف سے شروع ہو تو دیکھتے ہیں کہ اس حرف کے بعد اسم ہے یا فعل، اسی کے اعتبار سے اس جملے کو اسمیہ یا فعلیہ کہتے ہیں، حرف کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔
- بعض نحوی؛ ذات کے لحاظ سے ایک تیسری قسم کے بھی قائل ہیں، جسے وہ جملہ شرطیہ کہتے ہیں۔ جملہ شرطیہ وہ جملہ ہے جو شرط اور جزا پر مشتمل ہو۔ مثلاً: اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْكَ۔ اگر تم میری عزت کرو گے تو میں تمہاری عزت کروں گا۔

جملہ اسمیہ کی قرآنی مثالیں:

اَللّٰهُ عَلِيْمٌ — اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔

اَلصُّلْحُ خَيْرٌ — صلح بہتر ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ — مرد نگران ہیں۔

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ — اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ — محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اَلصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ —نیک عورتیں فرمانبردار ہیں۔

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ —اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

هٰذَا سِحْرٌ—یہ جادو ہے۔

اَللّٰهُ رَبُّنَا—اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے۔

هُوَ قُرْاٰنٌ —وہ قرآن ہے۔

جملہ فعلیہ کی قرآنی مثالیں:

فَعَلَ السُّفَهَآءُ—بے وقوفوں نے کیا۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا—اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی۔

شَهِدَ اللّٰهُ—اللہ تعالیٰ نے گواہی دی۔

كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ —مشرکین نے ناپسند کیا۔

يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ —مومن خوش ہوں گے۔

يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ—اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع کریں گے۔

قَالَ الظّٰلِمُوْنَ —ظالموں نے کہا۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ—دیہاتیوں نے کہا۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
مَكِيْنٍ	مرتبے والا	مُطَاعٍ	جس کا کہا مانا جائے	ثَمَّ	وہاں
ضَنِيْنٍ	بخیل	اَعْمٰى	نابینا	اَلذِّكْرٰى	نصیحت
شَقًّا	پھاڑنا	حَبًّا	دانہ	فَاكِهَةً	پھل
قَضْبًا	سبزی	اَلصَّآخَّةُ	کان پھاڑنے والی	ضَاحِكَةٌ	ہنستی ہوئی
اَلنّٰزِعٰتِ	کھینچنے والے	نَشْطًا	بند کھول دینا	اَلرَّاجِفَةُ	کانپنے والی
سَبْحًا	تیرنا	سَبْقًا	آگے بڑھ جانا	اَلرَّادِفَةُ	پیچھے لگی ہوئی
عِظَامًا	ہڈیاں	نَخِرَةً	بوسیدہ	خَاسِرَةٌ	گھاٹا
مَتَاعًا	فائدے کا سامان	نَكَالَ	بدلہ	خَلْقًا	پیدائش
اَلطَّآمَّةُ	آفت	اَلْكُبْرٰى	بڑی	اَلنَّبَاِ	خبر
اَوْتَادًا	میخیں	نَوْمَ	نیند	سِرَاجًا	چراغ
اَلْمُعْصِرٰتِ	نچوڑنے والیاں	اَلْفَافًا	لپٹے ہوئے	سَرَابًا	ریت
مِرْصَادًا	گھات میں / منتظر	بَرْدًا	ٹھنڈک	وِفَاقًا	پورا پورا
حَمِيْمًا	گرم پانی	غَسَّاقًا	پیپ	مَفَازًا	کامیابی
اَعْنَابًا	انگور	لَغْوًا	فضول بات	لٰبِثِيْنَ	رہنے والے
صَوَابًا	ٹھیک ٹھیک	مَاٰبًا	ٹھکانہ	دِهَاقًا	بھرے ہوئے

عزیز طلبہ وطالبات! الحمد للہ ہم نے آخری پارے کے تقریباً تمام اسماء (جو عام طور پر اردو میں استعمال نہیں ہوتے) کے معانی یاد کر لیے ہیں۔ آئندہ صفحات میں ان شاء اللہ ہم پہلے پارے سے الفاظ معانی کا سلسلہ شروع کریں گے قرآن کریم میں استعمال ہونے والے افعال کا ترجمہ؛ کتاب الصرف میں دیا گیا ہے۔

مفہوم کے اعتبار سے جملے کی اقسام

مفہوم کے لحاظ سے بھی جملے کی دو اقسام ہوتی ہیں: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ:

وہ جملہ جس میں کسی بات یا واقعے کی خبر دی گئی ہو اور اس میں سچ یا جھوٹ کا امکان ہو۔

مثلاً: شَرِبَ الرَّجُلُ مَاءً - آدمی نے پانی پیا۔

نَامَ الطِّفْلُ - بچہ سو گیا۔

جملہ انشائیہ:

وہ جملہ جس میں سچ یا جھوٹ کا احتمال نہ ہو۔ انشاء کا معنی ہے وجود میں لانا، سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔

مثلاً: اُكْتُبْ بِالْقَلَمِ - قلم سے لکھو۔ لَا تَضْرِبِ الطِّفْلَ - بچے کو نہ مارو۔

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
تُرَابًا	مٹی	رَيْبٍ	شک	سَوَاءٌ	برابر
غِشَاوَةٌ	پردہ	اَلِيْمٌ	دردناک	طُغْيَانِ	سرکشی
ظُلُمَاتٌ	اندھیرے	صُمٌّ	بہرے	بُكْمٌ	گونگے
عُمْيٌ	اندھے	صَيِّبٍ	بارش	رَعْدٌ	گرج
اَلصَّوَاعِقِ	کڑک	حَذَرَ	ڈر	بِنَاءً	عمارت
اَنْدَادًا	مقابل، شریک	وَقُوْدُ	ایندھن	بَعُوْضَةً	مچھر
سَبْعَ	سات	دِمَاءً	خون	رَغَدًا	جی بھر کر
مُسْتَقَرٌّ	ٹھکانہ	حِيْنٍ	وقت	ثَمَنًا	مول / قیمت

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملہ انشائیہ کی دس اقسام ہیں: امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عقود، ندا، عرض، قسم، تعجب

امر

کسی کام کا حکم دینا۔ فعل امر جب جملے کے درمیان میں آئے تو عموماً اس کے شروع والا ہمزہ نہیں پڑھا جاتا۔ تیسری اور چوتھی مثال پر غور کریں۔ قرآنی مثالیں:

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ - نماز قائم کرو۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ - میری قمیض لے جاؤ۔

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ - اپنے رب کی طرف رجوع کیجیے۔

فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ — اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار کی طرف تو دیکھو۔

نہی

کسی کام سے روکنا۔ قرآنی مثالیں:

لَا تَحْزَنْ - غم نہ کرو۔

لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ - میری ڈاڑھی نہ پکڑو۔

لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ - حق کو باطل سے نہ ملاؤ۔

لَا تَقْرَبُوْهُنَّ - ان کے قریب نہ جاؤ۔

استفہام

سوال کرنا۔ قرآنی مثالیں:

هَلْ عَلِمْتُمْ - کیا تم جانتے ہو؟

هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ - کیا تمہارے پاس کچھ علم ہے؟

هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ - کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں؟

تمنّی

کسی چیز کی خواہش کرنا۔

قرآنی مثالیں:

یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ مَعَھُمۡ - اے کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا۔

یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا - اے کاش میں مٹی بن جاتا۔

ترجّی

امید کرنا۔ قرآنی مثال:

لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا۔ امید ہے کہ اللہ تعالی اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا فرمادیں۔

عقود

عقود معاملات کو کہتے ہیں۔ مثلاً: جب خرید و فروخت کے وقت بائع اور مشتری کہیں: بِعۡتُ، اِشۡتَرَیۡتُ - میں بیچتا ہوں، میں خریدتا ہوں۔

ندا

پکارنا۔ قرآنی مثالیں:

یٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا - اے میری قوم! میں تم سے تبلیغ دین پر اجرت نہیں مانگتا۔

یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاکَ - اے پیارے بیٹے! اپنا خواب بیان نہ کرنا۔

عرض

درخواست کرنا۔ مثلاً: اَلَا تَنۡزِلُ بِنَا! آپ ہمارے پاس تشریف کیوں نہیں لاتے!

قسم

قسم کھانا۔ قرآنی مثالیں:

تَاللّٰہِ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا - اللہ کی قسم، ہم نے [رسول] بھیجے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ - آپ کے رب کی قسم، ہم ان سے ضرور پوچھیں گے۔

تعجب

حیرانی کا اظہار۔ قرآنی مثالیں:

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ - یہ آگ پر کس قدر صبر کرنے والے ہیں!

اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ -وہ [اللہ تعالیٰ] کس قدر دیکھنے اور سننے والا ہے!

الفاظ معانی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
بِرٌّ	نیکی	عَدْلٌ	بدلہ	سُوْءٌ	برا
اَلْعِجْلَ	بچھڑا	بَارِئٌ	پیدا کرنے والا	جَهْرَةً	کھلم کھلا
صَاعِقَةً	بجلی / کڑک	غَمَامَ	بادل	حِطَّةٌ	معاف فرما
عَيْنًا	چشمہ	قِثَّاءٌ	ککڑی	فُوْمٌ	گندم
عَدَسٌ	مسور	بَصَلٌ	پیاز	اَلسَّبْتِ	ہفتے کا دن
قِرَدَةً	بندر	نَكَالًا	عبرت	فَارِضٌ	بوڑھی
بِكْرٌ	بن بیاہی	عَوَانٌ	درمیانی	فَاقِعٌ	گہرا
اَلْئٰنَ	اب	قِسْوَةٌ	سخت	وَيْلٌ	بربادی
سَيِّئَةٌ	برائی	ذِی الْقُرْبٰی	قرابت والے	عُدْوَانَ	زیادتی
اَلْخِزْیُ	رسوائی	بَيِّنٰتٍ	روشن دلائل	غُلْفٌ	پردے میں
مُهِيْنٌ	رسوا کرنے والا	وَرَآءَ	علاوہ / پیچھے	مُزَحْزِحٌ	ہٹانے والا
اَلْمَرْءُ	آدمی	خَلَاقَ	حصہ	مَثُوْبَةً	ثواب

مشق نمبر 6

1. علاماتِ اسم تفصیل سے تحریر کریں۔
2. علاماتِ فعل تفصیل سے تحریر کریں۔
3. حرف کی کیا علامت ہوتی ہے؟

مختصر جواب تحریر کریں:

1. مرکب مفید کی تعریف لکھیں۔
2. مرکب غیر مفید کی تعریف لکھیں۔
3. مرکب مفید کی کتنے اعتبار سے تقسیم کر سکتے ہیں؟ نام لکھیں۔
4. جملہ انشائیہ کی کتنی قسمیں ہیں صرف نام تحریر کریں۔
5. امر اور نہی کی تعریف کریں۔

خالی جگہ پر کریں:

1. .... کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔
2. مرکب مفید کو .... بھی کہتے ہیں۔
3. مرکب غیر مفید کا ایک نام .... بھی ہے۔
4. مفہوم کے لحاظ سے بھی جملے کی .... اقسام کی جاتی ہیں۔
5. وہ جملہ جس میں کسی بات یا واقعے کی خبر دی گئی ہو اور اس میں سچ یا جھوٹ کا امکان ہو .... کہلاتا ہے۔
6. انشاء کا معنی ہے ....۔
7. .... جب جملے کے درمیان میں آئے تو عموماً اس کے شروع کا ہمزہ نہیں پڑھا جاتا۔
8. ندا کا معنٰی ہے: ....۔
9. استفہام کا مطلب ہے: ....۔

درست جواب کا انتخاب کریں:

1. جملہ اسمیہ ایسے جملے کو کہیں گے جس کا پہلا حصہ:

اسم ہو فعل ہو حرف ہو

2. وہ جملہ جس کا پہلا حصہ فعل ہو:

جملہ فعلیہ جملہ اسمیہ جملہ شرطیہ

3. جملہ فعلیہ کی مثال ہے:

قَالَ الْمَلَأُ بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَحَدٌ

4. وہ جملہ جس میں سچ یا جھوٹ کا احتمال نہ ہو:

جملہ انشائیہ جملہ فعلیہ جملہ خبریہ

5. کسی کام کا حکم دینا کہلاتا ہے:

امر نہی استفہام

6. استفہام کا معنیٰ ہے:

سوال کرنا امید کرنا قسم کھانا

7. تمنی کا معنی ہے:

کسی چیز کی خواہش کرنا کسی کام سے روکنا حیرت کا اظہار کرنا

8. نہی کی مثال ہے:

اَلصُّلْحُ خَيْرٌ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ بِعْتُ

9. ترجی کا معنیٰ ہے:

سوال کرنا امید کرنا قسم کھانا

10. تعجب کا معنیٰ ہے:

حیرت کا اظہار کرنا امید کرنا درخواست کرنا

عربی میں ترجمہ کریں:

ایک آدمی نے کھایا۔ دو عورتوں نے سنا۔ سب مردوں نے مدد کی۔
آدمی حاضر ہے۔ طالب علم سو گیا۔ فرشتہ آیا۔
کھانا حاضر ہے۔ طالبات نے سنا۔ طلحہ کھڑا ہے۔
لڑکی بیٹھی ہے۔ بچہ چلا گیا۔ مومن عورتوں نے کھانا کھایا۔
دو آدمیوں نے بات کو سنا۔ استاذ نے طالب علم کو سنا۔ بچے نے کتاب کو پڑھا۔

آیات کا اردو میں ترجمہ کریں اور جملہ فعلیہ اور اسمیہ کی پہچان کریں:

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ — هٰذَا ذِكْرٌ
كَتَبَ اللّٰهُ — اَلْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ — كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى
اَللّٰهُ غَفُوْرٌ — تَأْكُلُوْنَ لَحْمًا [گوشت]
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ — هٰذَا غُلٰمٌ
حَفِظَ اللّٰهُ — ذٰلِكَ وَعْدٌ
هُمْ اَغْنِيَآءُ — خُلِقَ الْاِنْسَانُ [فعل مجہول]
قَتَلْتُمْ نَفْسًا — ذُكِرَ اللّٰهُ [فعل مجہول]
قَتَلْتَ نَفْسًا — عَلِمَتْ نَفْسٌ
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ — اَنَا بَشَرٌ
هِيَ ظَالِمَةٌ — سَمِعَ اللّٰهُ

پہلے پارے سے جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ کی کچھ مثالیں لکھ کر لائیں۔

مبتدا اور خبر

مبتدا:

جملہ اسمیہ کی ابتدا جس اسم سے ہو رہی ہو اس اسم کو مبتدا کہتے ہیں۔ مبتدا عام طور پر معرفہ ہوتا ہے۔

خبر:

جملہ اسمیہ کے دوسرے حصے کو خبر کہتے ہیں۔ اسے خبر اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ مبتدا کے متعلق خبر دے رہا ہوتا ہے۔ خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے۔

جملہ اسمیہ کی پہچان کا طریقہ:

- ✓ دو اسم ہوں، دونوں مرفوع ہوں، پہلا معرفہ ہو، دوسرا نکرہ؛ تو سمجھ جائیں کہ یہ جملہ اسمیہ ہے۔ پہلا اسم مبتدا اور دوسرا اسم خبر بنے گا۔
- ✓ کوئی اسم؛ معرفہ اور مرفوع ہو اور اس کے بعد جار مجرور آجائیں تو یہ بھی جملہ اسمیہ ہے۔ معرفہ اسم کو مبتدا اور جار مجرور کو قائم مقام خبر بنائیں۔
- ✓ کوئی اسم ہو، اس کے بعد فعل آجائے تو بھی یہ جملہ اسمیہ بنے گا۔ شروع والا اسم مبتدا اور بعد والا فعل خبر بنے گا۔

اردو زبان میں پورا جملہ بنانے کے لیے "ہے، ہیں، ہوں" وغیرہ آتے ہیں لیکن عربی زبان میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے، جملے کے مختلف الفاظ کو خاص شکل اور انداز میں لکھنے سے یہ مفہوم خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

ترکیبِ نحوی

ہم جانتے ہیں کہ جملہ مختلف اجزاء سے مل کر بنتا ہے۔ جملے یا کلام کے ان اجزاء کو الگ الگ کر کے بیان کرنا اور پھر ان کے باہمی تعلق کو ذکر کر کے اس جملے کی حقیقت کو بیان کرنا ترکیب کہلاتا ہے۔

جملہ بنیادی طور پر دو قسم کا ہوتا ہے، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ تو آپ یوں سمجھ لیں کہ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کے مختلف اجزا کو الگ الگ بیان کرنے اور پھر اُن کے باہمی رشتے کو ظاہر کرنے کا عمل ترکیب نحوی کہلاتا ہے۔

کسی بھی جملے میں کم از کم دو کلمات کا ہونا ضروری ہے۔ یہ دونوں کلمات لفظوں میں ظاہری طور پر بھی موجود ہوسکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک لفظوں میں مذکور ہو اور دوسرا پوشیدہ ہو۔ جیسے: اَلْآخِرَۃُ خَیْرٌ- آخرت بہتر ہے۔ اور دوسری مثال، جیسے: قُلْ۔ آپ کہیں۔ اس مثال میں دوسرا کلمہ یعنی اَنْتَ ضمیر پوشیدہ ہے۔

ترکیب بہت مزے دار ذہنی ورزش ہوتی ہے۔ اس سے عربی عبارت کے ترجمے اور فہم کی صلاحیت بہت تیزی سے بڑھتی ہے۔

ترکیب کا طریقہ:

سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ جس جملے کی ترکیب ہم کر رہے ہیں وہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ۔ جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ کی تعریف ہم پڑھ چکے ہیں۔

- جملہ اسمیہ میں عموماً مبتدا اور خبر معلوم کرتے ہیں۔
- جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل اور مفعول معلوم کرتے ہیں۔

جملہ اسمیہ کی ترکیب:

ترکیب نحوی میں جملہ اسمیہ کی ترتیب عموماً یوں ہوتی ہے: مبتدا، خبر

جملہ اسمیہ کی مثالیں:

اَللّٰہُ اَحَدٌ - اللہ ایک ہے۔

لفظ اللہ مبتدا، احد خبر؛ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ - چراغ شیشے میں ہے۔

المصباح مبتدا، فی حرف جار، زجاجۃ مجرور، جار مجرور مل کر قائم مقام خبر؛ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جملہ فعلیہ کی ترکیب:

جملہ فعلیہ کی ترتیب عموماً یہ ہوتی ہے: فعل، فاعل، مفعول، متعلق

جملہ فعلیہ میں اگر جار مجرور آئیں تو وہ مل کر فعل سے متعلق ہو جاتے ہیں۔

جملہ فعلیہ کی مثالیں:

جَآءَ رَجُلٌ - آدمی آیا

جاء فعل، رجل فاعل؛ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَحَدُوْا بِهَا - انہوں نے اس چیز کا انکار کیا۔

جحدوا فعل، ھم ضمیر فاعل، ب حرف جر۔ ھا مجرور، جار مجرور مل کر فعل کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلہ خبریہ ہوا۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ - انسان کو پیدا کیا گیا۔

خلق فعل مجہول، الانسان نائب فاعل؛ فعل مجہول اپنے نائب فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کے کچھ ٹوٹکے:

- اسم، فعل اور حرف کی پہچان کریں۔
- کلمات کا آپس میں تعلق معلوم کریں تا کہ فعل، فاعل، مفعول، متعلق، مبتدا، خبر وغیرہ ظاہر ہو جائیں اور جملے کا صحیح معنی معلوم ہو جائے۔
- جملہ اسمیہ میں اگر جار مجرور آ جائیں تو ترکیب میں آسانی کے لیے جار مجرور کو ملا کر خبر بنا دیتے ہیں۔
- جملہ فعلیہ میں جار مجرور آ جائیں تو ان کو فعل سے متعلق [Link] کر دیں۔
- اگر جار مجرور جملہ اسمیہ میں آئیں تو اصل میں تو ان کا متعلق "ثَابِتٌ" محذوف (چھپا ہوا) ہوتا ہے، اور جار

مجرور اپنے اس محذوف متعلق سے مل کر خبر بنتے ہیں، لیکن مبتدی طلبہ کی سہولت کے لیے جملہ اسمیہ میں جار مجرور کو قائم مقام خبر کہہ دیتے ہیں۔

- جملہ فعلیہ میں کبھی کبھی فاعل لفظوں میں موجود نہیں ہوتا بلکہ فعل کے اندر ایک ضمیر کی شکل میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ قرآنی آیت یا جملے میں دیکھیں، اگر فعل کے بعد والے جملے میں کوئی مرفوع [پیش والا] اسم ہو تو اسے فاعل بنا لیں، ورنہ فعل کے اندر پوشیدہ ضمیر کو فاعل بنا لیں۔
- یاد رکھیں کہ عربی میں جہاں بھی کسی فعل معروف کا واحد مذکر غائب یا واحد مؤنث غائب کا صیغہ آئے [پہلا اور چوتھا صیغہ] تو اس کے بعد ممکن ہے کہ فاعل لفظوں میں آجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فاعل لفظوں میں مذکور نہ ہو بلکہ ضمیر کو فاعل بنایا جائے۔ لیکن ان دو صیغوں کے علاوہ باقی جتنے بھی صیغے ہیں ان کے بعد کبھی بھی فاعل اسمِ ظاہر نہیں آئے گا بلکہ ہمیشہ ان صیغوں کے اندر چھپی ہوئی ضمیر ہی فاعل بنے گی۔
- منفصل ضمیریں [هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ] عام طور پر مبتدا بنتی ہیں اور ان کے بعد آنے والا لفظ ان کی خبر بنتا ہے۔

جملے کی Reverse Engineering کو ترکیب کہتے ہیں۔ یعنی آپ پورا جملہ کھولیں، اس کے ایک ایک حصے کو اچھی طرح سمجھیں، تفصیل بیان کریں اور پھر واپس جوڑ دیں!

آپ کی تجوید کیسی ہے؟

قرآن کریم کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ تلفظ کی غلطی سے قرآنی الفاظ کے معنی بدل جاتے ہیں۔ اس لیے کسی ماہر استاذ صاحب / قاری صاحب سے وقت لے کر اپنی تجوید ضرور ٹھیک کریں۔

مشق نمبر 7

مختصر جواب تحریر کریں:

جملے میں کم از کم کتنے کلمات کا ہونا ضروری ہے؟

ترکیب نحوی کسے کہتے ہیں؟

جملہ اسمیہ کے پہلے حصے کو کیا کہتے ہیں؟

جملہ اسمیہ کے دوسرے حصے کو کیا کہتے ہیں؟

کیا جملہ فعلیہ؛ فاعل یا نائب فاعل کے بغیر ہو سکتا ہے؟

درج ذیل آیات کا ترجمہ اور ترکیب کریں:

(توجہ: مشق نمبر 6 کے آخر میں دی گئی آیات کی بھی ترکیب کریں۔)

اَلصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ	اَلصُّلْحُ خَيْرٌ	فَعَلَ السُّفَهَاءُ
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا	شَهِدَ اللّٰهُ	كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ	قَالَتِ الْاَعْرَابُ	جَحَدُوْا بِهَا
قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا	اَنْتَ نَذِيْرٌ	فُتِحَتِ السَّمَآءُ [فعل مجہول]
اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ	اَنَا بَشَرٌ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قَتَلْتُمْ نَفْسًا	خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ	هُمْ اَغْنِيَآءُ	قَتَلْتَ نَفْسًا
عَلِمَتْ نَفْسٌ	هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ	هُمَا فِي الْغَارِ
اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ	اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ [جانور]	
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ [فعل مجہول]	

ای مرکز کے زیر انتظام آن لائن کورسز

طویل دورانیے کے کورسز:

- ایک سالہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تخصص فی الافتاء [حضرات]
- چار سالہ مکمل عالم کورس [حضرات وخواتین]
- دوسالہ علم دین کورس [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تفسیر کورس [حضرات وخواتین]
- دوسالہ تعلیم القرآن کورس [بچوں کے لیے]

شارٹ کورسز: [کل کورسز:30 - چند اہم کورسز کے نام:]

- رمضان کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- رمضان کورس اردو انگلش [بچوں کے لیے]
- صراط مستقیم کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- زکوۃ کورس [حضرات وخواتین]
- نماز کورس [حضرات وخواتین]
- عقائد کورس [حضرات وخواتین]
- حج وعمرہ کورس [حضرات وخواتین]
- ختمِ نبوت کورس [حضرات وخواتین]
- مسائلِ نکاح وطلاق کورس [حضرات وخواتین]

برائے رابطہ:

www.emarkaz.org +923235913337

تعارف مؤلف

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوھڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اھل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ (حالاً) مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست: مرکز اھل السنۃ والجماعۃ وخانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان

بانی وامیر: عالمی اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

بیعت وخلافت: الشیخ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) الشیخ عبد الحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ (مکہ مکرمہ) الشیخ عزیز الرحمٰن ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد)

الشیخ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) الشیخ قاضی محمد مہربان رحمۃ اللہ علیہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

الشیخ ذوالفقار احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (جھنگ) الشیخ محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ (گجرات ہندوستان)

چند تصانیف: دروس القرآن، خلاصۃ القرآن، کتاب الحدیث، دروس الحدیث، کتاب السیرۃ

کتاب العقائد، کتاب الفقہ، کتاب الآداب، شرح الفقہ الاکبر، کتاب المنطق

تبلیغی اسفار: خلیجی ممالک، ملائیشیا، جنوبی افریقہ، سنگاپور، ہانگ کانگ، ترکیہ وغیرہ (23 ممالک)

مکتبہ دار الایمان